Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 58

شمارہ 30

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

22/رجب 1429 ہجری، 23/وفاء 1388 ہش، 23/جولائی 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو

ارشاد باری تعالیٰ

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ۔ (سورۃ اٰل عمران:۹۳)

ترجمہ: تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اسکو خوب جانتا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والا اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سایہ میں رہے گا'' (مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۴۸)

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اسے بڑھاتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی جس طرح تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک بڑا جانور بن جاتا ہے۔ (بخاری کتاب الزکوۃ باب الصدقۃ من کسب طیب)

☆......حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔ (بخاری کتاب الزکوۃ باب انفاق المال فی حقہ)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

''میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا جو اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے'' (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۹۸)

''قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم ﷺ، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۵۸ الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

''میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے اس معرفت کی آپکو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں'' (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۱۶)

118واں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 118 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء کی ازراہِ شفقت منظوری مرحمت فرما دی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26، 27 اور 28/دسمبر 2009ء بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار منعقد ہوگا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس للّٰہی اور بابرکت جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیّت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی و بابرکت ہونے کے لئے مسلسل دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

ذیلی تنظیموں کے ملکی سالانہ اجتماعات

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مندرجہ ذیل تاریخوں میں ذیلی تنظیموں کے ملکی سالانہ اجتماعات منعقد کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت: بتاریخ 4-5-6-7/اکتوبر 2009ء

اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت: بتاریخ 4-5-6-7/اکتوبر 2009ء

اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت: بتاریخ 9-10-11/اکتوبر 2009ء

تمام جماعتوں کے خدام، اطفال، انصار اور لجنہ و ناصرات ابھی سے ان اجتماعات میں شمولیت کے لئے تیاری شروع کر دیں اور ان اجتماعات کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

〈ادارہ〉

جمیل احمد ناصر ایڈوکیٹ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حکومتِ پنجاب کا قابل تعریف فیصلہ!

((2 آخری))

گزشتہ گفتگو میں ہم حکومت پنجاب کے اس قابل تعریف فیصلہ کے متعلق کچھ ذکر کر رہے تھے جس میں اس نے فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے والی کتب اور اخباری تحریروں پر بذریعہ قانون سزا تجویز کی ہے۔ گزشتہ گفتگو میں ہم نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ جماعت احمدیہ گزشتہ سو سال سے اس تعلق میں کوششیں کرتی چلی آرہی ہے۔ ایک تو جماعت نے قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ہمیشہ محبت پیار اور امن وشانتی کی آواز بلند کی ہے دوسرے ہمیشہ ہی حکومت وقت کو توجہ دلائی ہے کہ منافرت انگیز تحریروں پر پابندی لگائی جائے۔ چنانچہ 1895ء میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مذہبی مباحثات کے متعلق وائسرائے ہند لارڈ الجن کی خدمت میں ایک میموریل بھیجا تھا۔ اس تعلق میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:-

”یہ زمانہ ہندوستان میں مذہبی بحث ومباحثہ کے زور کا زمانہ تھا اور ہر ایک قوم ایک دوسرے کے خلاف اُٹھی ہوئی تھی اور ایک دوسرے کے خلاف نہایت سخت حملے کئے جارہے تھے اور ایک دوسرے کے مذہبی بزرگوں کو ہر قسم کے اعتراضات کا نشانہ بنایا جارہا تھا جس کی وجہ سے ملک کی فضا سخت مسموم ہو رہی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حالت کو دیکھا اور اس کے خطرناک نتائج کو محسوس کیا تو وائسرائے ہند کی خدمت میں ایک میموریل بھجوانے کی تجویز کی اور سمجھدار غیر احمدیوں کو بھی اس تحریک میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ اس میموریل میں یہ استدعا تھی کہ چونکہ مذہبی تحریروں اور تقریروں کو حدّ اعتدال کے اندر رکھنے کے لئے موجود قانون کافی نہیں ہے اور ملک کی فضا خراب ہو رہی ہے اور بین الاقوام کشیدگی کے علاوہ لوگوں کے اخلاق بھی بگڑ رہے ہیں اس لئے گورنمنٹ کو چاہئے کہ اس بارے میں موجودہ قانون کو توسیع دے کر ایک نیا قانون بنادے تاکہ لوگ مذہبی تحریروں اور تقریروں میں مناسب حدود سے تجاوز نہ کرسکیں اور بین الاقوام کشیدگی میں اصلاح کی صورت پیدا ہو۔“

(سلسلہ احمدیہ مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ صفحہ 61-62)

اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1898ء میں ایک بار پھر حکومت کو اس طرف توجہ دلائی یہ ان دنوں کی بات ہے جب ایک عیسائی پادری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات کے خلاف گستاخی کرتے ہوئے کتاب ”امہات المؤمنین“ لکھی تھی اس موقع پر آپؑ نے ایک اشتہار کے ذریعہ فرمایا کہ ایسے حالات میں ضروری ہے کہ ہر مذہب والا اپنے مذہب کی خوبیاں تو بیان کرے لیکن دوسرے کے مذہب پر حملہ نہ کرے۔ (اشتہار مورخہ 24 فروری و 4 مئی 1898ء)

سیدنا حضرت اقدس مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک دَور میں پہلے 1923ء میں مسٹر میکلگن گورنر پنجاب کو توجہ دلائی اور پھر جب ایک متعصب آریہ راج پال نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف 1924ء میں ایک کتاب ”رنگیلا رسول“ لکھی اور آپ کی ذات اقدس پر نہایت ہتک آمیز حملے کئے جس کی وجہ سے حکومت نے راجپال پر مقدمہ چلایا لیکن پنجاب ہائی کورٹ نے مئی 1927ء میں مصنف کو بری کردیا نتیجہ کے طور پر اُن دنوں پورے ملک میں ایک ہیجان کی کیفیت پیدا ہوگئی تھی ایک مسلمان نوجوان علم الدین نے راج پال کو قتل کردیا اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جہاں راجپال کے قاتل کو اور اس کو اُکسانے والے جہادی ملاؤں کے فعل کو قابل مذمت قرار دیا وہیں حکومت کو توجہ دلائی کہ اس قسم کی ناپاک اشتعال انگیزی کا سلسلہ رُکنا چاہئے اور اس تعلق میں حکومت کو ایک واضح قانون بنانا چاہئے۔

مئی 1927ء میں ہی امرتسر کے ایک رسالہ ”ورتمان“ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک دلآزار مضمون شائع ہوا اس موقع پر بھی جماعت کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ”ورتمان“ کے دلآزار مضمون کے اقتباس درج کرکے ایک اشتہار شائع کیا اور حکومت کو اس طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ حکومت نے ”ورتمان“ کے ایڈیٹر کو گرفتار کرکے اس پر مقدمہ چلایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس جدّوجہد کو جاری رکھا کہ کوئی فرقہ کسی دوسرے فرقہ کے خلاف دلآزار مضامین شائع نہ کرے اور اس غرض کے لئے آپؓ 1927ء میں شملہ بھی تشریف لے گئے اور کئی مذہبی اور سیاسی لیڈران سے ملاقاتیں کیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ان مخلصانہ کوششوں کو مسلمانوں کے سمجھدار طبقہ نے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ چنانچہ اخبار مشرق گورکھپور نے لکھا:-

”جناب امام صاحب جماعت احمدیہ کے احسانات تمام مسلمانوں پر ہیں آپ ہی کی تحریک سے ”ورتمان“ پر مقدمہ چلایا گیا۔ آپ ہی کی جماعت نے رنگیلا رسول کے معاملہ کو آگے بڑھایا۔ سرفروشی کی اور جیل خانہ جانے سے خوف نہیں کھایا۔ آپ ہی کے پمفلٹ نے جناب گورنر صاحب بہادر پنجاب کو انصاف وعدل کی طرف مائل کیا۔ آپ کا پمفلٹ ضبط کرلیا مگر اس کے اثرات کو زائل نہیں ہونے دیا اور لکھ دیا کہ اس پوسٹر کی ضبطی محض اس لئے ہے کہ اشتعال نہ بڑھے اور اس کا تدارک نہایت ہی عادلانہ فیصلہ سے کردیا اور اس وقت ہندوستان میں جتنے فرقے مسلمانوں میں ہیں سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں صرف ایک احمدی جماعت ہے جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح کسی فرد یا جمعیت سے مرعوب نہیں ہے اور خاص اسلامی کام سرانجام دے رہی ہے۔“ (اخبار ”مشرق“ 3 مارچ 1927ء)

اسی طرح اخبار ”انقلاب“ لاہور نے لکھا:-

”احمدی فرقے سے براعتبار عقائد ہمیں جو اختلاف ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ علاوہ بریں مطالبات اسلامی کی تکمیل کے طریقہ ہائے کار میں بھی ہمارے اور ان کے درمیان بڑی حد تک فرق وتفاوت موجود ہے لیکن ان اختلافات کے باوجود ہم اس فرقہ کی بعض قابل قدر خدمات اسلامی کا تہہ دل سے اعتراف کرتے ہیں۔ امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے مقدمہ راجپال کے فیصلہ کے متعلق نہ صرف ہندوستان میں ہی مسلمانوں کی ہم آہنگی اختیار کی بلکہ مسجد لنڈن کے امام مولوی عبد الرحیم درد کو اس قسم کی ہدایات بھی بھیج دیں کہ جہاں تک ہوسکے اس سلسلہ میں مسلمانوں کی شکایات کو پارلیمنٹ تک پہنچادو اور انگلستان میں بھی اس جدوجہد کی بنیاد رکھ دو۔“ (روزنامہ ”انقلاب“ لاہور 3/اگست 1927ء)

علاوہ اس کے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے قومی یکجہتی کو فروغ دینے کے لئے یہ بھی ایک اہم قدم اٹھایا کہ 1939ء سے جماعت میں جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب کی بنیاد رکھی اور جماعت احمدیہ بفضلہٖ تعالیٰ گزشتہ ستر سال سے پوری دنیا میں قریہ قریہ بستی بستی جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب کا انعقاد کرتی چلی آرہی ہے اس دن کو تمام نبیوں، رشیوں، منیوں اور ان کی الہامی کتب کے احترام کے طور پر منایا جاتا ہے اور سب مذاہب کے لوگ اکٹھا ہوکر ایک دوسرے کے مذہب کے متعلق تعارف حاصل کرتے ہیں اور مختلف مذاہب میں جو محبت پیار کی تعلیمات ہیں ان سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

بالآخر ہم پھر حکومت پنجاب کا تہہ دل سے شکر ادا کرتے ہوئے اس قابل تعریف فیصلہ پر اسے پُرخلوص مبارکباد دیتے ہیں۔ (منیر احمد خادم)

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Email: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!

الفضل جیولرز

پتہ : صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان

طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

خطبہ جمعہ

آج خداتعالیٰ کا کلام کہ "وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ" انہیں پر پورا ہوتا ہے جو اپنے دلوں کو پاک کرتے ہوئے حقیقی رنگ میں اللہ تعالیٰ کو پانا چاہتے ہیں اور وہ آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آئے ہوئے زمانے کے امام کو قبول کرتے ہیں

جو جماعت اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نے قائم فرمائی ہے اس کو کوئی ختم نہیں کرسکتا کہ یہ بات بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے اور اٹل تقدیر ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ہی غالب رہیں گے۔

دنیا والوں کی بقا اسی میں ہے کہ اس کی صفت لطیف سے فیض پانے کے لئے کوشش کریں اور قوی اور لطیف خدا کے شیر کی جماعت کی مخالفت میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم نہ کریں

پاکستان میں احمدیوں کے حالات آج کل بہت زیادہ خطرناک صورتحال اختیار کر رہے ہیں۔ اس لئے بہت دعائیں کرنی چاہئیں

ہندوستان، انڈونیشیا، کرغیزستان اور قازقستان میں بھی جماعت کی مخالفت کے حوالہ سے احباب جماعت کو دعاؤں کی خصوصی تحریک

(اللہ تعالیٰ کی صفت لطیف کے مختلف پہلوؤں کا لغوی معانی اور قرآن کریم میں اس صفت کے بیان کے حوالہ سے پُر معارف بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز – فرمودہ 17 اپریل 2009ء بمطابق 17/شہادت 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ – بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

قرآن کریم میں خداتعالیٰ نے مختلف آیات میں بعض مضامین بیان فرما کر جن میں مختلف رنگوں میں خداتعالیٰ کی اپنے بندوں پر مہربانیوں کا ذکر ہے اس کو اپنی صفت لطیف کے ساتھ باندھا ہے۔ ان متفرق آیات اور مضامین کا مَیں اس وقت کچھ ذکر کروں گا لیکن اس سے پہلے لفظ لطیف کے معنوں کی وضاحت بھی کر دوں۔ جو بعض لغات میں ہیں یا قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں مفسرین نے بیان کی ہیں۔

اَقْرَبُ الْمَوَارِد جو لغت کی کتاب ہے۔ اس میں اَللَّطِيْفُ کا معنے لکھا ہے کہ لطف و مہربانی کرنے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے بھی ہے اور تب اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اپنے بندوں سے حسن سلوک کرنے والا۔ اپنی مخلوق کو ان کے منافع۔ نرمی اور مہربانی سے عطا کر کے ان سے حسن سلوک کا معاملہ کرنے والا۔ باریک در باریک اور مخفی در مخفی امور کو جاننے والا۔

علامہ قرطبی نے اس لفظ کے معنے کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر لطف کرنے سے مراد انہیں اعمال حسنہ کی توفیق بخشنا اور گناہوں سے بچائے رکھنا ہے۔ ملاطفت یعنی حسن سلوک بھی اسی سے نکلا ہے۔

پھر جنید بغدادی رحمہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ لطیف وہ ہے کہ جس نے ہدایت کے نور سے تیرے دل کو منور کیا اور غذا کے ذریعہ تیرے بدن کی پرورش کی اور آزمائش کے وقت میں تیرے لئے اپنی ولایت رکھی ہے۔ جب تو شعلوں میں پڑتا ہے تو وہ تیری حفاظت کرتا ہے اور اپنی پناہ کی جنت میں تجھے داخل کرتا ہے۔

الکُرظی کہتے ہیں کہ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ کا مطلب ہے کہ حکم دینے اور محاسبہ کرنے میں بندوں سے بہت نرمی کرنے والا۔ بعض نے کہا ہے کہ اَللَّطِيْف سے مراد وہ ہے جو اپنے بندوں کی خوبیاں تو شائع کرتا ہے لیکن ان کی کمزوریوں کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اور یہی مضمون آنحضرت ﷺ کے اس قول میں بیان ہوا ہے۔ کہ يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَ سَتَرَ الْقَبِيْحَ یعنی اے وہ خدا جو اچھی باتوں کو ظاہر کرنے والا اور ناپسندیدہ چیزوں کی پردہ پوشی کرنے والا ہے۔

اَلـلَّطِيْفُ کے ایک معنے یہ کئے گئے ہیں کہ جو تھوڑی سی دی ہوئی قربانی کو قبول کرتا ہے مگر بدلہ عظیم الشان دیتا ہے۔

ایک معنی یہ کئے گئے ہیں کہ لطیف وہ ہے جو اس شخص کے کام سنوارے جس کے سب کام ٹوٹ اور بکھر گئے ہوں اور جو تنگ دست کو خوشحالی عطا کرتا ہے۔

پھر اس کے ایک معنے یہ ہیں کہ لطیف وہ ہے جو نافرمانی کرنے والے کی گرفت کرنے میں جلدی نہیں کرتا اور جو کوئی اس سے امید رکھتا ہے وہ اسے نامراد نہیں رکھتا۔

بعض نے لَطِيْفٌ کے یہ معنے کئے ہیں کہ وہ جو عارفوں کے اندرونوں میں اپنی ذات کے مشاہدے کے ذریعہ ایک چراغ جلا دیتا ہے اور صراط مستقیم کو ان کا منہاج بنا دیتا ہے اور اپنے نیک سلوک کے موسلا دھار برستے ہوئے بادلوں سے انہیں وسیع انعام عطا کرتا ہے۔

تفسیر قرطبی نے لکھا ہے کہ خطابی کہتے ہیں کہ لَطِيْف، بندوں سے حسن سلوک کرنے والے اس وجود کو کہتے ہیں جو ان کے ساتھ ایسے پہلوؤں سے جن کو وہ بندے جانتے ہیں لطف و احسان کا معاملہ کرتا ہے اور ان کے لئے ان کی خیر خواہی کے اسباب ایسی ایسی جگہوں سے پیدا کرتا ہے جس کا وہ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔

بعض علماء کے نزدیک اَللَّطِيْفُ وہ ہے جو معاملات کی باریکیوں کو بھی خوب جانتا ہے۔ اس کے ایک معنی بڑے واضح ہیں کہ باریک بینی سے دیکھنے والا۔

ان ساری باتوں کا جو خلاصہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ اپنی اس صفت کے تحت ہدایت کے نور سے خود منور کرتا ہے۔ پھر نمبر 2 یہ کہ وہ اپنی صفت لطیف کے تحت ہماری جسمانی اور روحانی نشوونما اور پرورش کے سامان کرتا ہے۔

پھر یہ کہ وہ اپنی صفت کے تحت ہماری آزمائش کے وقت ہمارا دوست اور ولی ہوتا ہے۔

پھر یہ کہ وہ جہنم سے بچاؤ کے طریق ہمیں سکھاتا ہے۔

نمبر 5 یہ کہ وہ تکالیف کے وقت ہماری حفاظت فرماتا ہے۔

پھر یہ کہ وہ اپنی صفت لطیف کے تحت ہماری پردہ پوشی فرماتا ہے۔

پھر وہ اپنی اس صفت کے تحت ہماری تھوڑی سی قربانیوں کا بہت بڑا اور عظیم اجر دیتا ہے۔

اور پھر اپنی صفت لطیف کی وجہ سے انسان کو سزا دینے اور پکڑنے میں جلدی نہیں کرتا۔

اور اس کے ایک معنے یہ ہیں کہ اس صفت کے تحت بڑی باریک بینی اور گہرائی سے ہر معاملے پر نظر رکھنے والا ہے۔ اور یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کا قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے صفت لطیف کے حوالے سے ذکر فرمایا ہے۔

قرآن کریم میں سورۂ انعام کی آیت 104 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَاتُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَ هُوَيُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَ هُوَاللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ کہ آنکھیں اس کو نہیں پا سکتیں ہاں وہ خود آنکھوں تک پہنچتا ہے اور وہ بہت باریک بین اور ہمیشہ باخبر رہنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’بصارتیں اور بصیرتیں اس کی کنہ کو نہیں پہنچ سکتیں‘‘۔

(شحنۂ حق، روحانی خزائن جلد نمبر 2 صفحہ 398)

تمہاری نظریں، تمہارا عقل و شعور اس کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ یعنی خدا تعالیٰ کی تلاش میں اگر یہ کوشش ہو کہ وہ ہمیں نظر آ جائے تو یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لطیف ہے۔ وہ ایک ایسا نور ہے جو نظر نہیں آ سکتا۔ ہاں جن پر پڑتا ہے ان کو ایسا روشن کر دیتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی تائیدات اور نشانات کا اظہار کرنے والے وجود بن جاتے ہیں اور یہ نور سب سے زیادہ انبیاء کو ملتا ہے اور سب سے بڑھ کر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ کو یہ نور ملا۔ لیکن جو آنکھوں کے اندھے تھے، جن کی بصارتیں بھی کمزور تھیں، جن کی بصیرتیں بھی کمزور تھیں انہیں یہ سب کچھ نظر نہیں آیا اور وہ آپ کے فیض سے محروم رہے۔ جو بڑے بڑے عقلمند سمجھے جاتے تھے اور سرداران قوم تھے ان کو تو خدا تعالیٰ کا نور نظر نہ آیا لیکن غریب لوگ جن کی لگن اور کوشش سچی تھی، جو چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کا نور ان تک پہنچے انہیں آنحضرت ﷺ میں خدا تعالیٰ کے نور کا پرتَو نظر آ گیا۔

پس خدا تعالیٰ کے نور کے نظر آنے میں کسی دنیاوی عقل، کسی دنیاوی تعلیم، کسی دنیاوی وجاہت، بادشاہت یا رتبے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ جو بڑی باریک بینی سے اپنی صفت لطیف کے تحت ہر دل پر نظر رکھے ہوئے ہے اور اس بات سے باخبر ہے کہ نور کی تلاش کرنے والوں کے دل میں اس تلاش کی جو چاہت ہے وہ سچی چاہت ہے تو وہ خود ایسے سامان پیدا فرما دیتا ہے کہ وہ نور اور روشنی جو انبیاء لاتے ہیں اسے نظر آ جاتی ہے اور اس کے لئے روحانیت کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں۔ چاہے دنیاوی لحاظ سے وہ شخص کچھ بھی حیثیت نہ رکھنے والا ہو۔

پس اگر خواہش سچی ہو تو اللہ تعالیٰ خود اپنی صفات کے اظہار سے بندے کی ہدایت کے سامان پیدا فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ اپنے نور کا اظہار اپنے انبیاء کے ذریعہ کرتا ہے جو اس کی توحید کے قیام کے لئے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا نور لے کر یہ توحید کی روشنی چاروں طرف پھیلاتے ہیں اور سب سے زیادہ یہ روشنی آنحضرت ﷺ کے ذریعہ دنیا میں پہنچی کیونکہ خدا تعالیٰ کی ذات کا سب سے زیادہ ادراک انسان کامل کو ہی ہوا اور آپ اس کامل ادراک کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے رنگ میں مکمل طور پر رنگین ہوئے اور خدا تعالیٰ کی صفات کے پرتَو بن گئے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ اپنے شعری کلام میں فرمایا کہ ’’نور لائے آسماں سے خود بھی وہ اِک نور تھے‘‘۔

اور اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کو آپ ﷺ کی غلامی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس نور سے منور کیا۔ جیسا کہ آپؑ اپنے بارہ میں فرماتے ہیں کہ

آج ان نوروں کا اک زور ہے اس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے
جب سے یہ نور ملا نور پیمبر ﷺ سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

پس آج خدا تعالیٰ کا کلام کہ وَھُوَیُدْرِکُ الْاَبْصَار انہیں پر پورا ہوتا ہے جو اپنے دلوں کو پاک کرتے ہوئے حقیقی رنگ میں اللہ تعالیٰ کو پانا چاہتے ہیں اور وہ آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آئے ہوئے زمانے کے امام کو قبول کرتے ہیں اور پھر خدا تعالیٰ اپنے وجود کے ہر روز نئے رنگ میں جلوے دکھاتا ہے اور انہیں دیکھ کر پھر حقیقی توحید کی پہچان بندے کو ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی غلامی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے آپؑ کا وجود مل گیا اور جب وجود مل گیا تو آپؑ خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ایک ذریعہ بن گئے اور آنحضرت ﷺ کی غلامی کی وجہ سے آپؑ بھی سچی توحید کی پہچان کروانے والے بن گئے۔

اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں: ’’خدا تعالیٰ کی ذات تو مخفی در مخفی اور غیب در غیب اور وراء الوراء ہے۔‘‘ (بہت چھپی ہوئی۔ بہت دور ہے)۔ ’’اور کوئی عقل اس کو دریافت نہیں کر سکتی جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے کہ لَاتُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَ هُوَيُدْرِکُ الْاَبْصَارَ۔ یعنی بصارتیں اور بصیرتیں اس کو پا نہیں سکتیں اور وہ ان کے انتہا کو جانتا ہے اور ان پر غالب ہے۔ پس اس کی توحید محض عقل کے ذریعہ سے غیر ممکن ہے۔ کیونکہ توحید کی حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ انسان آفاقی باطل معبودوں سے کنارہ کرتا ہے یعنی بتوں یا انسانوں یا سورج چاند وغیرہ کی پرستش سے دستکش ہوتا ہے ایسا ہی اَنفُسی باطل معبودوں سے پرہیز کرے۔ یعنی اپنی روحانی جسمانی طاقتوں پر بھروسہ کرنے سے اور ان کے ذریعہ سے عُجب کی بلا میں گرفتار ہونے سے اپنے تئیں بچاوے۔ پس اس صورت میں ظاہر ہے کہ بجز ترک خودی اور رسول کا دامن پکڑنے کے توحیدِ کامل حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور جو شخص اپنی کسی قوت کو شریک باری ٹھہراتا ہے وہ کیونکر موحّد کہلا سکتا ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 147-148)

پس یہ ہے اللہ تعالیٰ کی روشنی حاصل کرنے اور خالص توحید قائم کرنے کے لئے ایک بندے کی کوشش کہ پہلے اپنے اندر کے جھوٹے معبودوں کو باہر نکالے۔ کسی کو یہ زعم ہو کہ میں دولت رکھتا ہوں، میں قوم کا لیڈر ہوں اور مسلمان بھی ہوں اس لئے خدا تعالیٰ کو پا لیا، مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں تو یہ غلط ہے۔ اگر کسی کو یہ زعم ہے کہ میں دینی علم رکھنے والا ہوں، روحانیت میں مَیں بڑا پہنچا ہوا ہوں اور ایک قوم میرے پیچھے ہے اور اس وجہ سے مجھے خدا تعالیٰ کا فہم و ادراک حاصل ہو گیا ہے تو یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ ان سب باتوں کے پیچھے ایک چھپا ہوا تکبر ہے جس کی وجہ سے کوئی بھی کام جو ہے وہ نیک نیتی سے نہیں کیا جاتا، چاہے خدا تعالیٰ کے نام پر نظام عدل قائم کرنے کی کوشش کی جائے یا دین کو پھیلانے کی کوشش کی جائے یا دین کو پھیلانے کا دعویٰ کیا جائے یا شریعت قائم کرنے کی کوشش کی جائے کیونکہ دلوں کے تکبر دور نہیں ہوئے۔ اپنے اندر باطل معبودوں نے قبضہ جمایا ہوا ہے اور اس وجہ سے زمانے کے امام کا بھی انکار ہے۔ اس لئے راستے میں حائل پردے خدا تعالیٰ کے نور کے پہنچنے میں روک بنے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لطیف بھی ہے اور خبیر بھی ہے۔ جہاں وہ ایسا نور ہے جو پاک دلوں میں داخل ہوتا ہے وہاں وہ باریک بینی سے دلوں کے اندرونے دیکھ کر ہر وقت باخبر بھی رہتا ہے کہ کس کے دل میں کیا ہے۔ اور جس کا دل باطل معبودوں سے بھرا ہوا ہو، جن آنکھوں میں دنیاوی ہوا و ہوس ہو وہاں خدا تعالیٰ کا نور نہیں پہنچتا۔ پس اگر حقیقی رنگ میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان وَھُوَیُدْرِکُ الْاَبْصَارَ یعنی وہ خود آنکھوں تک پہنچتا ہے، سے فیض پانا ہے تو اپنے دلوں کو پاک کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کی توفیق دیتا رہے۔

پھر ایک آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّداً وَقَالَ يَا أَبَتِ هَـٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقّاً وَقَدْ أَحْسَنَ بِيَ إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن نَّزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ۔

(سورۃ یوسف۔ آیت نمبر 101)

یعنی اور اس نے (حضرت یوسف کا ذکر ہے) اپنے والدین کو عزت کے ساتھ اپنے تخت پر بٹھایا اور وہ سب اس کی خاطر سجدہ ریز ہو گئے اور اس نے کہا اے میرے باپ! یہ تعبیر تھی میری پہلے سے دیکھی ہوئی رؤیا کی۔ میرے رب نے اسے یقیناً سچ کر دکھایا اور مجھ پہ بہت احسان کیا جب اس نے مجھے قید خانے سے نکالا اور تمہیں صحراء سے لے آیا، بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان رخنہ ڈال دیا تھا۔ یقیناً میرا رب جس کے لئے چاہے بہت لطف و احسان کرنے والا ہے۔ بے شک وہی دائمی علم رکھنے والا اور بہت حکمت والا ہے۔ یہ سورۂ یوسف کی آیت 101 ہے۔

اس آیت میں حضرت یوسفؑ اللہ تعالیٰ کی صفت لطیف کے تحت مہربانیوں اور احسانوں کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپؑ کے پاک دل کی وجہ سے بچپن سے ہی خدا تعالیٰ نے آپ کو رؤیاء صادقہ دکھائیں اور آج جب یہ تمام خاندان اکٹھا ہوا تو بچپن کی رؤیا جو آج پوری ہو رہی تھی آپ کو یاد آ گئی۔ باوجود بھائیوں کے ظلموں کے اللہ تعالیٰ آزمائش اور امتحان کے دور میں آپ کا ولی اور دوست رہا۔ ہمیشہ آپ کی حفاظت کی اور آج دنیاوی لحاظ سے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے پر بھی ان کی تھوڑی بہت جو قربانی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت لطیف کے تحت اس کا بے انتہا اجر دیا۔ اور پھر نہ صرف حضرت یوسفؑ کی قربانی کا پھل ان کو ملا بلکہ حضرت یعقوبؑ کی قربانی کا پھل بھی ان کو ملا اور آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے اتنا عرصہ زندہ رکھا اور بیٹے کا وہ دنیاوی مرتبہ بھی دکھایا۔ اور پھر یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے ان معنوں کی طرف بھی پھرتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر آزمائش کے وقت ولی ہوتا ہے۔ باپ بیٹے دونوں کا ولی رہا اور تکالیف سے نکالتا رہا۔ صبر اور ہمت اور حوصلے کی توفیق دیتا رہا۔ پھر اللہ کے ان دو مقرب باپ بیٹے کی وجہ سے باقی بیٹوں کی اصلاح کے سامان پیدا کر دیئے۔

اس سے یہ مضمون بھی کھلتا ہے کہ ایک دوسرے کے لئے دعاؤں سے اصلاح کے راستے کھلتے ہیں۔ جتنا قریبی تعلق ہو گا یا تعلق کا اظہار ہو گا دعا زیادہ ہو گی۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے اپنی قوم کی اصلاح کے لئے بہت دعائیں کیں۔ جب بھی آپ ﷺ کو کبھی کسی دوسرے قبیلے کے متعلق شکایت ہوتی تھی کہ مخالفت بہت کرتے ہیں، ان کے لئے بددعا کریں تو آپ ﷺ ہمیشہ دعا کیا کرتے تھے اور امت کو بھی تلقین کی کہ ہدایت کے لئے دعا کیا کرو۔ پس آج امت مسلمہ کے لئے ہمیں بھی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو بھی صاف کرے اور وہ حقیقت پہچاننے کی کوشش کریں تا کہ خدا تعالیٰ کا نور ان کی بصارتوں تک بھی پہنچے۔

پھر ایک آیت سورۃ حج کی 64 ویں آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ

اَلسَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً۔اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ۔ (سورۃ الحج آیت نمبر 64)۔
کیا تونے دیکھا نہیں کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو زمین اس سے سرسبز ہو جاتی ہے۔ یقیناً اللہ بہت باریک بین اور ہمیشہ باخبر رہنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس صفت کے تحت ایک مضمون یہ بیان فرمایا کہ زمینی اور روحانی زندگی دونوں سے متعلق جو چیز یاد رکھنے والی ہے وہ یہ ہے کہ زندگی پانی سے ملتی ہے اور روحانی زندگی پانے کے لئے تمام قوتوں کے مالک خدا تعالیٰ کی توحید کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آسمان سے پانی اتارنے کی یہ مثال اس لئے دی کہ جس طرح یہ بارش کا پانی آسمان سے اترتا ہے اور زمین کو سرسبز کر دیتا ہے اسی طرح روحانی پانی بھی ہے۔ جس طرح جسمانی پانی زمین پر پڑتا ہے اور اُسے سرسبز کرتا ہے اسی طرح روحانی پانی بھی جب زمین پر اترتا ہے تو لوگوں کے لئے روحانیت پیدا کرنے کا سامان پیدا کرتا ہے۔ آسمان سے بادل کا پانی جب زمین پر گرتا ہے تو چٹانوں اور پتھروں اور ریگستانوں میں تو اس طرح سرسبزی نہیں آتی۔ اسی طرح جو روحانی پانی جو ہے وہ بھی انہیں کو سرسبز کرتا ہے، انہی صاف دلوں کو زرخیز کرتا ہے جن میں نیکی کی کچھ رمق ہوتی ہے۔ تو یہاں ایک بات کی اور وضاحت ہوگئی کہ پانی جو زندگی کی علامت ہے، جب یہ گرتا ہے تو جہاں زمین سرسبز و شاداب ہوتی ہے وہاں چرند پرند حتیٰ کہ تمام کیڑے مکوڑے (حشرات الارض) جو ہیں وہ بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان کی زندگی بھی اسی پر منحصر ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا چٹانوں اور ریگستانوں میں اس طرح زندگی پیدا نہیں ہوتی۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے علیحدہ زندگی کا نظام رکھا ہوا ہے۔ گو وہ بھی اس پانی سے تھوڑا بہت فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن وہ ہریالی اور سرسبزی پیدا نہیں ہوتی جو زرخیز زمینوں میں ہوتی ہے۔ لیکن جو زندگی وہاں موجود ہے اس کے لئے بہرحال اس سے بھی فائدہ ہوتا ہے جب درخت پھوٹتا ہے تو اس میں سے نئی پوٹ نکلتی ہے تو اس پوٹ سے پھر نئے پتے پیدا ہوتے ہیں، پھول پیدا ہوتے ہیں۔ اس کا ثمر آگے بنتا ہے، پھل پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح روحانی پانی کے آنے سے جو نیک دل ہیں وہ اس طرح ثمر آور ہوتے ہیں۔ جو مخالفین ہیں وہ بھی اپنی مخالفت کی وجہ سے اس روحانی پانی سے دنیاوی فائدہ اٹھا رہے ہوتے ہیں۔ ایک طرف سے سبزی جہاں انسان کو فائدہ پہنچا رہی ہوتی ہے وہاں دوسرے جانوروں اور حشرات کو بھی فائدہ پہنچاتی ہے۔ اسی طرح جہاں روحانی سرسبزی زرخیز زمینوں کو فائدہ پہنچا رہی ہوتی ہے وہاں جو بعض پتھر دل لوگ ہیں ان کو بھی اس روحانی پانی آنے کی وجہ سے فائدہ پہنچ رہا ہوتا ہے لیکن وہ فائدہ دنیاوی فائدہ ہوتا ہے۔ اگر ہم جائزہ لیں تو جہاں جہاں ہماری جماعتیں پنپ رہی ہیں وہاں مخالفین بھی سرگرم ہیں۔ سیاسی فائدے بھی اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں اور مالی فائدے بھی اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں گویا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے ان کے لئے روٹی کے سامان بھی پیدا ہو گئے ہیں، ان کو دنیاوی فائدے پہنچنے شروع ہو گئے ہیں۔ بہرحال یہ ایک فائدہ ہے جو ہر جگہ پہنچ رہا ہوتا ہے۔ اس کا اظہار بھی بعض دفعہ بعض لوگ کر دیتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ تو جب انسانوں میں مُردنی کے آثار دیکھتا ہے تو آسمانی پانی اتارتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ ”میں وہ پانی ہوں جو آسمان سے آیا وقت پر“۔

پس جب خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کہ ہر طرف خشکی اور تری میں فساد برپا ہے تو نبیوں کے ذریعہ سے روحانی پانی بھیجتا ہے اور انتہائی تاریک زمانے میں آنحضرت ا کو بھیج کر آپؐ کے ذریعہ سے وہ کامل دین اور شریعت اتاری جس نے ان لوگوں کی روحوں کو تازہ کیا اور سیراب کیا جنہوں نے فائدہ اٹھانا تھا۔ اور پھر آنحضرت ا کی پیشگوئی کے مطابق ایک ہزار سال کے تاریک زمانے کے بعد جب دنیا میں دوبارہ فساد کی حالت پیدا ہوئی تو آپؐ کے غلام صادق کو بھیجا تا کہ جس طرح پہلے يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا کا نظارہ دکھایا تھا اب پھر دکھائے اور ان دلوں کو تقویت پہنچائے جو اپنے دلوں میں نور حاصل کرنے کی سچی چاہت اور تڑپ رکھتے ہیں۔ یہاں لطیف اور خبیر کے لفظ استعمال کر کے یہ بھی بتلا دیا کہ اللہ تعالیٰ کی باریک بین نظر جانتی ہے کہ کن لوگوں کو سچی تلاش ہے جن کے لئے روحانی پانی سے فیض اٹھانا مقدر ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ سورہ شوریٰ کی آیت میں فرماتا ہے۔ کہ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۔ (سورہ الشوریٰ۔ آیت نمبر 20) کہ اللہ اپنے بندوں کے حق میں نرمی کا سلوک کرنے والا ہے اور جسے چاہتا ہے رزق عطا کرتا ہے اور وہی بہت طاقتور اور کامل غلبے والا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا، اللہ تعالیٰ نے سورۃ انعام کی آیت میں فرمایا تھا کہ خود نظروں تک پہنچتا ہے اور پھر سورۃ حج کی آیت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا تا کہ زمین سرسبز ہو۔ یعنی روحانی پانی۔ اس جگہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے اور انہیں ہر طرح کے رزق دیتا ہے لیکن فائدے میں وہی ہیں جو صرف دنیاوی رزق کی بجائے خدا تعالیٰ کے روحانی رزق کی بھی تلاش کریں۔ جو روحانی رزق کی تلاش میں ہوں گے ان کو مادی رزق تو ملے گا ہی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ان کو ملنا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (سورۃ الطلاق۔ آیت نمبر 4) اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اس کو خیال بھی نہیں ہوگا۔ تو مومن سے تو یہ وعدہ ہے۔ پس جو روحانی رزق کی تلاش میں رہیں انہیں مادی رزق تو ملتا ہی رہے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ پردہ پوشی کرتے ہوئے، نرمی کا سلوک کرتے ہوئے، غلطیوں اور گناہوں کو معاف کرتے ہوئے اپنے نور کی پہچان کرنے کی بھی اسے توفیق دے گا جو اس کے روحانی پانی کی تلاش میں ہوگا۔

آخر میں اس آیت میں قوی اور عزیز کہہ کر اس بات کی طرف بھی توجہ دلا دی کہ اگر باوجود اللہ تعالیٰ کے لطیف ہونے کے اُس کی طرف توجہ نہ کی تو یاد رکھو کہ وہ قوی ہے۔ طاقتور ہے اور تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔ اس کی پکڑ بھی بہت سخت ہوتی ہے اور غلبہ اللہ تعالیٰ کا اور اس کے بھیجے ہوؤں کا ہی ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے انبیاء سے یہ وعدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی یہ وعدہ ہے۔ مخالفتیں کبھی بھی اس نور کو بجھا نہیں سکتیں۔ جو جماعت اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نے قائم فرمائی ہے اس کو کوئی ختم نہیں کر سکتا کہ یہ بات بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے اور اٹل تقدیر ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ہی غالب رہیں گے۔ پس دنیا والوں کی بقا اسی میں ہے کہ اس کی صفت لطیف سے فیض پانے کے لئے کوشش کریں اور قوی اور لطیف خدا کے شیر کی جماعت کی مخالفت میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم نہ کریں۔

آج کل پاکستان میں ایک تو عمومی حالات خراب ہیں اس لئے ان کے لئے بھی دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں کہ پورے ملک کے حالات انتہائی خراب ہیں اور دنیا کی نظر بھی اب اس طرح اس طرف پڑ رہی ہے کہ جس طرح سب سے زیادہ دہشت گردی اس وقت پاکستان میں ہی ہے۔ لیکن بہرحال جو خبریں آتی ہیں ان سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ شدید فساد کی حالت سارے ملک میں طاری ہے اور کوئی بھی محفوظ نہیں ہے۔ نہ احمدی اور نہ غیر احمدی۔ لیکن احمدیوں کے لئے خاص طور پر اس لئے (دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں) کہ ایک تو عمومی ملکی حالات کی وجہ سے ایک پاکستانی ہونے کی وجہ سے احمدی متأثر ہو رہے ہیں۔ دوسرے احمدی بحیثیت احمدی بھی آج کل بہت زیادہ متأثر ہو رہے ہیں۔ مخالفین کی آجکل احمدیوں پر بہت زیادہ نظر ہے،

نیا ابال آیا ہوا ہے اور جہاں موقع ملتا ہے اور جب موقع ملتا ہے احمدیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے، کوئی دقیقہ بھی نہیں چھوڑا جاتا۔

گزشتہ دنوں جیسا کہ سب کو پتہ ہے، چار چھوٹی عمر کے، 14-15 سال کی عمر کے بچے ایک بھیانک قسم کے الزام میں پکڑ لئے گئے اور ابھی تک ان کی ضمانت کی کوئی کوشش بھی بار آور نہیں ہو رہی۔ اسی طرح اور بہت سارے اسیران ہیں۔ غلط قسم کے گھناؤنے الزام لگا کر، ہتک رسول کے نعوذ باللہ الزام لگا کر احمدیوں کو پکڑا جاتا ہے اور پھر اور بھی بعض خطرناک سازشیں جماعت کے خلاف ہو رہی ہیں اور اس میں بعض جگہ حکومت بھی شامل ہے۔

گزشتہ دنوں بادشاہی مسجد میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ اس میں اوقاف کے وفاقی وزیر بھی شامل ہوئے۔ مولانا فضل الرحمٰن اور بعض اَور لوگ بھی تھے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف انتہائی نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے اور جماعت کے خلاف اور بہت ساری بیہودہ گوئیاں کی گئیں۔ تو اب حکومت بھی مولویوں کے ساتھ مل کر سازشیں کر رہی ہے اور جو شدت پسند ہیں وہ تو کر ہی رہے ہیں۔ بہرحال پاکستان میں احمدیوں کے حالات آج کل بہت زیادہ خطرناک صورت حال اختیار کر رہے ہیں اس لئے بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کی جان اور مال کو محفوظ رکھے اور ہر شر اور فتنہ سے ہر ایک کو بچائے۔ پاکستان کے احمدی پہلے بھی اپنے حالات دیکھ کر دعاؤں کی طرف توجہ کرتے ہیں لیکن اب پہلے سے بڑھ کر دعاؤں کی طرف توجہ کریں اور دنیا کے احمدی بھی اپنے پاکستانی بھائیوں کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر لحاظ سے اپنی حفاظت میں رکھے۔

اسی طرح ہندوستان میں بھی بعض جگہوں پر جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے اُبال اٹھتا رہتا ہے۔ پہلے بھی میں ذکر کر چکا ہوں۔ انڈونیشیا میں بھی اسی طرح کی صورت حال کبھی نہ کبھی پیدا ہوتی رہتی ہے۔ ان دونوں ملکوں میں آج کل ملکی انتخابات بھی ہو رہے ہیں تو یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان ملکوں میں انصاف کرنے والی اور اپنے شہریوں کے حقوق کا تحفظ کرنے والی حکومتیں لے کر آئے۔ اسی طرح کرغیزستان اور قازقستان وغیرہ میں بھی جو پہلے رشین سٹیٹس تھیں وہاں کے بعض حکومتی ادارے سرکاری مولویوں کی انگیخت پر احمدیوں کو تنگ کر رہے ہیں۔ باقاعدہ ایک مہم چلائی جا رہی ہے۔ ان کے لئے بھی بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام دنیا میں ہر جگہ ہر احمدی کو اپنے فضل سے نوازتا رہے اور اس کی صفت لطیف کا ہر فیض انہیں پہنچتا رہے یا پہنچاتا رہے اور احمدی بھی خاص طور پر دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔ اللہ کرے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو محفوظ رکھے۔

☆☆☆☆☆

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

رخصتی کے موقع پر بچیوں کو نصائح

(مرتبہ : نصیر احمد قمرؔ لندن)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ(الروم:22)۔ ترجمہ: ’’اس نے تمہاری ہی جنس میں سے تمہارے لئے جوڑے بنائے ہیں تا کہ تم ان کی طرف (مائل ہوکر) تسکین حاصل کرو اور اس نے تمہارے درمیان مودّت اور رحمت پیدا کردی ہے۔‘‘

اسی طرح فرمایا۔ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا(سورۃ الفرقان آیت :75)۔ ترجمہ: ’’اے ہمارے رب ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

۞...... **حدیث میں ہے۔** حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ سے دریافت کیا گیا کہ کونسی عورت بطور رفیقہء حیات کے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا۔’’ وہ جس کی طرف دیکھنے سے اس کے شوہر کی طبیعت خوش ہو۔ خاوند جس کام کے کرنے کے لئے کہے اُسے بجالائے اور جس بات کو اُس کا خاوند پسند نہ کرے اُس سے بچے۔‘‘ (مشکوٰۃ المصابیح)

۞...... ازدواجی زندگی میں میاں بیوی ہر دو کو آنحضرتؐ کی اس دعا کا حقدار بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپؐ فرماتے ہیں:

’’ اللہ تعالیٰ رحم کرے اُس شخص پر جو رات کو اٹھے ،نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے۔ اگر وہ اٹھنے میں پس وپیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے تا کہ وہ اٹھ کھڑی ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اُٹھی ،نماز پڑھی اور اپنے شوہر کو جگایا۔ اگر اس نے اٹھنے میں پس وپیش کیا تو اس کے منہ پر پانی چھڑکا تا کہ وہ اٹھ کھڑا ہو۔

(ابو دائود۔کتاب الصلوٰۃ۔باب قیام اللیل)

۞......اسی طرح ایک موقع پر آنحضرتؐ نے فرمایا۔

’’ خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گا جو اس کے خاوند کو اپنی ذمّہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے۔‘‘

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ۔بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ 404)

۞...... حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

’’ جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے خوش اور راضی ہے تو وہ جنت میں جائے گی۔‘‘

(ابن ماجہ۔ کتاب النکاح۔باب حق الزوج علی المراۃ)

۞...... **حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا:**

’’ جب لڑکی بیاہی جاتی ہے تو اس کے ہاتھ میں دو چابیاں ہوتی ہیں ایک صلح کے دروازے کی اور ایک لڑائی کے دروازے کی چابی۔ وہ جس دروازے کو چاہے کھول سکتی ہے۔ خوش نصیب ہوتی ہیں وہ عورتیں جنہوں نے صلح کا دروازہ کھولا۔ لڑکی کو اپنے ساس، سُسر کی نہایت تابعداری کرنی چاہئے کیونکہ بعد از شادی لڑکی کا تعلق اپنے والدین سے بڑھ کر اپنے ساس سُسر سے ہوجاتا ہے۔ اسی واسطے اُن کے ادب کو ہر وقت ملحوظ رکھنا چاہئے۔ تعلیم کا یہی فائدہ ہے۔ لڑکی اپنے آپ کو نہایت درجہ تابعدار ثابت کرے۔ سخت ہی بد بخت ہیں وہ عورتیں جو کہ اپنے شوہروں کو اُن کے والدین سے برگشتہ کرنے کی تجویزیں کرتی ہیں۔ اُن کو کبھی فلاح دارین نصیب نہیں ہوگا۔‘‘

(سیرت حضرت نواب مبارکہ بیگمؓ صفحہ343)

۞...... **ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ میں لکھا ہے:۔**

’’ ایک لڑکی کی اس کی ساس کے ساتھ اچھی طرح نہیں بنتی تھی۔ لڑکی نے برسبیلِ شکایت اور گلہ کچھ عورتوں کے سامنے کہا کہ بُرا مقام ہے جس میں میری ساس وغیرہ رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس کو بہت بُرا منایا کہ:۔

شہر تو کوئی بُرا ہوتا ہی نہیں۔ اگر کسی شہر کو بُرا کہا جائے تو اس سے مُراد اس کے شہر والے ہوتے ہیں۔ پس نہایت قابلِ افسوس ہے اس عورت کی حالت جو ایسا فقرہ زبان پر لاتی ہے **یا اور** اس طرح اپنے خاوند اور اس کے والدین کی بُرائی کرتی ہے۔ اور اس کے بعد اس عورت کو بہت سمجھایا اور کہا کہ:۔

خدا تعالیٰ ایسی باتیں پسند نہیں کرتا۔ یہ مرض عورتوں میں بہت کثرت سے ہوا کرتا ہے کہ وہ ذراسی بات پر بگڑ کر اپنے خاوند کو بہت کچھ بھلا بُرا کہتی ہیں بلکہ اپنی ساس اور سُسر کو بھی سخت الفاظ میں یاد کرتی ہیں۔ حالانکہ وہ اس کے خاوند کے بھی قابلِ عزت بزرگ ہیں۔ وہ اس کو ایک معمولی بات سمجھ لیتی ہیں اور ان سے لڑنا وہ ایسا ہی سمجھتی ہیں جیسا کہ محلّہ کی اور عورتوں سے جھگڑا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کی خدمت اور رضا جوئی ایک بہت بڑا فرض مقرر کیا ہے۔ یہاں تک کہ حکم ہے کہ اگر والدین کسی لڑکے کو مجبور کریں کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دیدے تو اس کے لڑکے کو چاہئے کہ وہ طلاق دیدے۔ پس جبکہ ایک عورت کی ساس اور سُسر کے کہنے پر اس کو طلاق مل سکتی ہے تو اور کونسی بات رہ گئی ہے۔ اس لئے عورت کو چاہئے کہ ہر وقت اپنے خاوند اور اس کے والدین کی خدمت میں لگی رہے۔ اور دیکھو کہ عورت جو کہ اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے تو اس کا کچھ بدلہ بھی پاتی ہے۔ اگر وہ اس کی خدمت کرتی ہے تو وہ اس کی پرورش بھی کرتا ہے۔ مگر والدین تو اپنے بچے سے کچھ نہیں لیتے۔ وہ تو اس کے پیدا ہونے سے لے کر اس کی جوانی تک اس کی خبر گیری کرتے ہیں اور بلا کسی اجر کے اسکی خدمت کرتے ہیں اور جب وہ جوان ہوتا ہے تو اس کا بیاہ کرتے اور اس کی آئندہ بہبودی کے لئے تجاویز سوچتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور پھر جب وہ کسی کام پر لگتا ہے اور اپنا بوجھ آپ اُٹھانے اور آئندہ زمانہ کے لئے کسی کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے تو کس خیال سے اس کی بیوی اس کو اپنے ماں باپ سے جُدا کرنا چاہتی ہے یا کسی ذراسی بات پر سبّ وشتم پر اُتر آتی ہے۔ اور یہ ایک ایسا **ناپسند فعل** ہے جس کو خدا تعالیٰ اور مخلوق دونو ناپسند کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے انسان پر دو ذمہ داریاں مقرر کی ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور ایک حقوق العباد۔ پھر اس کے دو حصے کئے ہیں۔ یعنی اول تو ماں باپ کی اطاعت اور فرماں برداری اور پھر دوسری مخلوق الٰہی کی بہبودی کا خیال۔ اور اسی طرح ایک عورت پر اپنے ماں باپ اور خاوند اور سسر ساس کی خدمت اور اطاعت۔ پس کیا بد قسمت ہے جو ان لوگوں کی خدمت نہ کر کے حقوق العباد اور حقوق اللہ دونوں کی بجا آوری سے منہ موڑتی ہے‘‘۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد پنجم صفحہ 180-179 جدید ایڈیشن)

۞......**حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے یہ بھی فرمایا:**

’’ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وُہ میری جماعت میں سے نہیں ہے‘‘۔

’’ ہر ایک مرد جو اپنی بیوی سے یا بیوی اپنے خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔‘‘

(کشتی نوح ۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 19)

کشتی نوح میں حضور علیہ السلام نے عورتوں کو خاص طور پر الگ سے بعض نصائح فرمائی ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

۞......’’ اگر تم خدا کی نظر میں نیک بنو تو تمہارا خاوند بھی نیک کیا جاوے گا۔‘‘

۞......’’ تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا سے اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ‘‘۔

۞......’’ قومی فخر مت کرو۔ کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو‘‘۔

۞......’’ خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں‘‘۔

۞......’’ کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاکدامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو‘‘۔

۞......’’ خدا کے فرائض نماز، زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو‘‘۔

۞......’’ اپنے خاوندوں کی دل وجان سے مطیع رہو۔ بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ سوتم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ‘‘۔

۞......’’ اسراف نہ کرو اور خاوندوں کے مالوں کو بیجا طور پر خرچ نہ کرو‘‘۔

۞......’’ خیانت نہ کرو، چوری نہ کرو، گلہ نہ کرو ۔ ایک عورت دوسری عورت پر یا مرد پر بہتان نہ لگاوے‘‘۔

(کشتی نوح ۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 81)

۞...... جماعت میں یہ طریق ہے کہ رخصتی کے موقع پر تلاوت کے بعد کوئی نظم بھی پڑھی جاتی ہے ۔ بالعموم اس کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ’’محمود کی آمین‘‘ سے منتخب اشعار پڑھے جاتے ہیں۔ ذیل میں اس پاکیزہ کلام کے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں جن میں دعا کے ساتھ ساتھ نہایت اہم نصائح بھی ہیں جن سے دلہن و دولہا دونوں اپنی زندگیوں کو سنوار سکتے ہیں۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں میرے یہی ہے سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی
کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین ودولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی
اے میرے بندہ پرور کر ان کو نیک اختر
رتبہ میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج و افسر
تُو ہے ہمارا رہبر تیرا نہیں ہے ہمسر
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی
شیطاں سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو
جاں پُر ز نور رکھیو دل پُر سرور رکھیو
ان پر مَیں تیرے قرباں رحمت ضرور رکھیو
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی
میری دعائیں ساری کریو قبول باری
مَیں جاؤں تیرے واری کر تُو مدد ہماری
ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی
اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی
قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہِ عرفاں
جو اس کو پڑھنے والے اُن پر خدا کے فیضاں
اُن پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی
ہے چشمۂ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت
یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت
یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی
قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا
فکرِ معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا
اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

(درثمین)

۞...... **حضرت الحاج حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:۔**

’’ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم اُن کا لباس ہو۔ جیسا کہ لباس میں سکون، آرام، گرمی سے بچاؤ، زینت، قسما قسم کے دُکھ سے بچاؤ ہے ایسا ہی اس جوڑے میں ہے۔

جیسا کہ لباس میں پردہ پوشی ہے ایسا ہی مردوں، عورتوں کو چاہئے کہ اپنے جوڑے کی پردہ پوشی کیا کریں۔ اس کے حالات کو دوسروں پر ظاہر نہ کریں۔ اُس کا نتیجہ رضائے الٰہی اور نیک اولاد ہے‘‘۔

(خطبات نور صفحہ 400)

۞......اسی طرح آپؓ نے فرمایا:

’’ عورت اور مرد کے درمیان بہت محبت کے تعلقات ہونے چاہئیں جن سے مومنوں کے گھر نمونہ

بہشت ہو جائیں''۔(خطبات نور صفحہ 457)

۞......آپؓ نے اپنی بیٹی حضرت حفصہ صاحبہ کو شادی کے وقت نصیحت فرمائی:۔

''بچہ! اپنے مالک، رازق اللہ کریم سے ہر وقت ڈرتے رہنا اور اس کی رضامندی کا ہر دم طالب رہنا۔اور دعا کی عادت رکھنا۔نماز اپنے وقت پر اور منزل قرآن کریم کی بقدر امکان بدوں ایام ممانعت شرعیہ ہمیشہ پڑھنا۔زکوٰۃ، روزہ، حج کا دھیان رکھنا اور اپنے موقع پر عمل درآمد کرتے رہنا۔ گلہ، جھوٹ، بہتان، بیہودہ قصے کہانیاں یہاں کی عورتوں کی عادت ہے اور بے وجہ باتیں شروع کر دیتی ہیں۔ایسی عورتوں کی مجلس زہر قاتل ہے ہوشیار خبردار رہنا۔ ہم کو ہمیشہ خط لکھنا۔علم دولت ہے بے زوال، ہمیشہ پڑھنا۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کو قرآن پڑھانا''۔

''زبان کو نرم، اخلاق کو نیک رکھنا۔ پردہ بڑی ضروری چیز ہے۔..........اللہ تمہارا حافظ و ناصر ہو اور تم کو نیک کاموں میں مدد دیوے۔''

(حیات نور صفحہ 80)

۞......**حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:**

''رسول کریم ﷺ کے عمل سے ظاہر ہے کہ آپ اپنی بیٹی اور داماد کو نصیحت فرماتے۔ اگر بیٹی کا قصور ہوتا بیٹی کو ڈانٹتے اور اگر حضرت علیؓ کی غلطی ہوتی تو ان کو سمجھاتے کیونکہ بڑے چچا زاد بھائی اور ہادی ہونے کی حیثیت سے آپ کو باپ کا ہی درجہ حاصل تھا۔اسلام نے تربیت کا یہ صیغہ رکھا ہے مگر آج کل ہندوستان میں یہ صیغہ نہیں رہا۔ جب عورت آتی ہے تو مطالبہ کرتی ہے کہ اس کا میاں اپنے والدین سے فوراً علیحدہ ہو جائے۔ اگرچہ یہاں تک تو درست ہے کہ علیحدہ مکان ہو اور یہ شریعت کا بھی حکم ہے کیونکہ وہ نوجوان ہیں ان کو بے تکلفی کی بھی ضرورت ہے۔ اگر وہ ہر وقت قید رہیں تو وہ پھر کیسے خوش رہ سکتے ہیں۔مگر بعض بہوئیں یہاں تک کرتی ہیں کہ شہر تک چھڑا دیتی ہیں حالانکہ میاں بیوی بے شک علیحدہ ہوں اور ان کا حق ہے مگر یہ نہیں کہ بزرگوں کی نگرانی سے نکل جائیں۔اور پھر لڑکے والے لڑکے کو سکھلاتے ہیں میاں گربہ کشتن روز اوّل کہ عورت پر پہلے دن ہی رعب بٹھا لو۔لیکن کیا اسی طرح تربیت ہو سکتی ہے۔ یہ اسلامی طریق نہیں۔ بلکہ اسلامی طریق وہ ہے جو رسول کریم ﷺ نے اپنے عمل سے دکھا دیا۔

اسلام نے جو غرض نکاح کی بتائی ہے وہ تقویٰ ہے کہ دونوں میاں بیوی مل کر خدا کے غضب سے بچنے اور رحمت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

2۔ یہ کہ نسل بڑھے۔ ایسی نسل جو آئندہ کار آمد ثابت ہو۔

پھر یہ بھی غرض ہے کہ میاں بیوی مل کر نیک اعمال میں ایک دوسرے کے مدد و معاون ہوں اور صدق و سداد کے قائم کرنے والے ہوں اور اس غرض کو پورا کریں جو انسان کو روز اول سے قرار دی گئی ہے۔''

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 60)

۞......ساس سسر کی خدمت کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ کا درج ذیل ارشاد بہت ہی پُر حکمت اور دُور رس اثرات کا حامل ہے۔حضورؓ فرماتے ہیں:۔

''اگر خاوند بیوی سے کہے کہ تم میرے ماں باپ سے حسن سلوک کرو اور بیوی خاوند سے کہے کہ تم میرے ماں باپ سے حسن سلوک کرو تو اگر تو وہ دونوں خاندان شریف ہیں تو بیوی خاوند کے ماں باپ کی خدمت کرے گی اور خاوند بیوی کے ماں باپ کی خدمت کرے گا۔لیکن اگر اس کی بجائے بیوی خاوند کو توجہ دلائے کہ تم اپنے ماں باپ کی خدمت کیا کرو۔اور خاوند بیوی کو توجہ دلائے کہ تم اپنے ماں باپ کی خدمت کیا کرو تو بات پھر بھی وہی ہو گی۔مگر فرق یہ ہو گا کہ درمیان میں سے ذاتی غرض جاتی رہے گی اور یہ توجہ دلانا نیکی بن جائے گا۔ کیونکہ یہ اپنے حق کا مطالبہ نہیں ہو گا بلکہ ایک نیکی کی راہ پر ایک دوسرے کو چلانا ہو گا۔ گو اس صورت میں بھی حق ایک دوسرے کو مل جائے گا جس طرح پہلی صورت میں۔لیکن بجائے اس کے لوگ یہ کرتے ہیں کہ اپنے حق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اگر لوگ دوسروں کے حق دلوانے کی کوشش کریں تو ان کے اپنے حق بھی انہیں مل جائیں۔اور دنیا میں بھی امن قائم ہو جائے۔رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص نیکی کی تحریک کرتا ہے اسے دو ثواب ملتے ہیں۔ ایک نیکی کی تحریک کا اور ایک اس نیکی کا جو دوسرا شخص اس کی تحریک پر کرے۔ پس دوسروں کے حقوق دلواؤ تا کہ دنیا میں امن قائم ہو ۔اگر ایک عورت یہ کہے کہ میرے ماں باپ سے حسن سلوک کرو اور خاوند کہے کہ میرے ماں باپ کی خدمت کرو تو اس میں خودغرضی پائی جائے گی۔

لیکن اگر خاوند عورت سے کہے کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کیا کرو اور عورت خاوند سے کہے کہ تم اپنے ماں باپ کی خدمت کیا کرو تو اس کے نتیجہ میں بھی دونوں کے والدین کی خدمت ہوتی رہے گی لیکن اس کے ساتھ ہی دونوں کا فعل نیکی اور تقویٰ قرار دیا جائے گا..........جیسے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہترین گھر وہ ہے جس میں تہجد کے وقت اگر بیوی کی آنکھ نہیں کھلتی تو خاوند پانی کا چھینٹا اس کے منہ پر مارتا ہے اور اگر خاوند کی آنکھ نہیں کھلتی تو بیوی اس کے منہ پر پانی کا چھینٹا مارتی ہے۔ یہ گویا ایک دوسرے کے فرائض کو یاد دلانے کی رسول کریم ﷺ نے ایک مثال دی ہے اور بتایا ہے کہ مرد اور عورت کو ایسا ہی ہونا چاہئے۔

پس شادی کرتے وقت ہر انسان کو اس کی ذمہ داری کے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے جو اس پر عائد ہوتی ہے۔ اس خیال سے شادی نہیں کرنی چاہئے کہ ایک ایسی عورت آئے جو میری خدمت کرے بلکہ اس نیت اور ارادہ سے شادی کرنی چاہئے کہ ایک ایسی عورت آئے جو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے مجھے اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائے اور ہم دونوں مل کر ان فرائض اور واجبات کو ادا کریں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر عائد کئے گئے ہیں۔

اگر اس رنگ میں شادیاں کی جائیں تو لازماً فساد مٹ جائے گا۔خاوند بیوی کے رشتہ داروں سے کبھی بد سلوکی نہیں کرے گا اور بیوی خاوند کے رشتہ داروں سے کبھی بدسلوکی نہیں کرے گی بلکہ وہ ایک دوسرے کی مدد کرنے والے ہوں گے۔ یہی ذریعہ ہے جو دنیا میں امن قائم کر سکتا ہے۔ جب تک لڑکی کے رشتہ دار اس خیال میں رہیں گے کہ لڑکی اپنے ماں باپ کی خدمت نہ کرے بلکہ ہماری کرے اس وقت تک دنیا کبھی سکھ نہیں پا سکتی۔جس طرح ہاتھ کے دُکھنے سے سر کو سُکھ نصیب نہیں ہو سکتا۔اسی طرح بیوی کے دُکھ سے خاوند کو سُکھ نصیب نہیں ہو گا۔خاوند کے دُکھ سے بیوی کو سُکھ نہیں ہو گا۔اور ان دونوں کے دُکھ سے ان کے رشتہ داروں کو سکھ نصیب نہیں ہو گا۔لیکن اگر اس ذمہ داری کو سمجھ لیا جائے اور لوگ اس طرف توجہ کریں تو دنیا کا اس میں فائدہ ہو گا''۔

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 507-509)

۞......حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ کے موقع پر اپنے دعائیہ اشعار میں یوں نصیحت فرمائی:

لو میری پیاری بچی
تم کو خدا کو سونپا
اس مہربان آقا
اس باوفا کو سونپا
کرنا خدا سے اُلفت
رہنا تم اُس سے ڈر کر
تم اُس سے پیار رکھنا
بس اُس کو یاد رکھنا
سُوفارِ عشق اس کا
تم دل کے پار رکھنا
دلبر ہے وہ ہمارا
تم اس سے چاہ رکھنا
مشکل کے وقت دونوں
اُس پر نگاہ رکھنا
الفت نہ اس کی کم ہو
رشتہ نہ اس کا ٹوٹے
چھٹ جائے خواہ کوئی
دامن نہ اُس کا چھوٹے

(کلام محمود)

۞......**حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ** فرماتے ہیں:

''آپ میں سے ہر وہ عورت جس کے گھر میں کوئی فتنہ ہو اور اتحاد میں خلل پیدا ہوتا ہو اپنے خدا کے سامنے اُس کی ذمہ دار ہے۔اور اس کے متعلق اپنے رب کے حضور جواب دہ ہونا پڑے گا کیونکہ اُس نے اپنے گھر کی پاسبانی نہیں کی۔''

(ماہنامہ مصباح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نمبر جون جولائی 2008 صفحہ نمبر 85)

۞......**حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ** فرماتے ہیں:

''احمدی عورت واقعتاً اس بات کی اہلیت رکھتی ہے اور حضرت اقدس محمد ﷺ کی توقعات کو پورا کرنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے کہ اس دنیا میں جنت کے نمونے پیدا کرے۔ اپنے گھروں کو وہ جذب دے، وہ کشش عطا کرے جس کے نتیجے میں وہ محور بن جائے اور اُس کے گھر کے افراد اس کے گرد گھومیں۔اُنہیں باہر چین نصیب نہ ہو بلکہ گھر میں سکینت ملے۔ وہ ایک دوسرے سے پیار و محبت کے ساتھ ایسی زندگی بسر کریں کہ لذت یابی کا محض ایک ہی رُخ سر پر سوار نہ رہے جو جنون بن جائے اور جس کے بعد دنیا کا امن اُٹھ جائے۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے پیار و محبت کے جو مختلف لطیف رشتے عطا فرما رکھے ہیں اُن رشتوں کے ذریعے وہ سکینت حاصل کریں۔ جیسے خون کی نالیوں سے ہر طرف سے دل کو خون پہنچتا ہے۔ وہ دل بن جائیں اور ہر طرف سے محبت کا خون اُن تک پہنچے اور جسم کے ہر عضو کو اُن کی طرف سے سکینت کا خون پہنچے۔''

(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ صفحہ 75)

۞......**حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ** نے 23/اگست 2003ء کو جلسہ سالانہ جرمنی میں مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔اس کی دیکھ بھال، صفائی، ستھرائی، ٹکاؤ، گھر کا حساب کتاب چلانا، خاوند جتنی رقم گھر کے خرچ کے لئے دیتا ہے اسی میں گھر چلانے کی کوشش کرنا''۔

۞......حضرت **اماں جان سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ** کی نصائح:

۞......''اپنے شوہر سے پوشیدہ یا وہ کام جس کو اُن سے چھپانے کی ضرورت سمجھو ہرگز نہ کرنا۔شوہر نہ دیکھے مگر خدا دیکھتا ہے اور بات آخر ظاہر ہو کر عورت کی وقعت کھو دیتی ہے۔

۞......اگر کوئی کام اُن کی مرضی کے خلاف سرزد ہو جائے تو ہرگز کبھی نہ چھپانا، صاف کہہ دینا۔ کیونکہ اس میں عزت ہے اور چھپانے میں آخر بے عزتی اور بے وقری کا سامنا ہے۔

۞......کبھی اُن کے غصے کے وقت نہ بولنا۔تم پر یا کسی نوکر پر یا کسی بچے پر خفا ہوں اور تم کو معلوم ہو کہ اس وقت یہ حق پر نہیں ہیں جب بھی اس وقت نہ بولنا۔غصہ تھم جانے پر پھر آہستگی سے حق بات اور اُن کا غلطی پر ہونا اُن کو سمجھا دینا۔غصہ میں مرد سے بحث کرنے والی عورت کی عزت باقی نہیں رہتی۔ اگر غصہ میں کچھ سخت کہہ دیں تو کتنی ہتک کا موجب ہو۔

۞......ان کے عزیزوں کو، عزیزوں کی اولاد کو اپنا جاننا۔ کسی کی بُرائی تم نہ سوچنا خواہ تم سے کوئی بُرائی کرے تم دل میں بھی سب کا بھلا ہی چاہنا اور عمل سے بھی بدی کا بدلہ نہ کرنا۔ دیکھنا پھر ہمیشہ خدا تمہارا بھلا ہی کرے گا۔''

(سیرت حضرت اماں جان حصہ دوم صفحہ 342)

۞......**حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ** کی نصائح:

''شادی کے بعد پہلے بیوی میاں کی لونڈی بنتی ہے تو پھر میاں بیوی کا غلام بنتا ہے''......(یہ کتنی حکمت اور عقل کی بات ہے کہ بیوی پہلے میاں کی فرمانبردار اور مطیع بنے گی تو میاں کا دل جیتے گی اور پھر میاں بیوی سے محبت کرے گا)

۞......میاں بیوی کی پرائیویٹ باتیں کبھی کسی سے نہ کرو۔عورتیں اپنی سہیلیوں سے اور مرد اپنے دوستوں سے ایسی باتیں کرتے اور اپنی شیخی بگھارتے ہیں جو نہایت بُری اور نامناسب بات ہے۔

۞......میاں جب باہر سے آئے تو تیار رہو۔ جب باہر جائے جب بھی تمہارا حلیہ درست ہو تا کہ جب وہ تمہارا تصور کرے تو خوشکُن ہو نہ کہ بال پُھلائے ہوئے ایک بدبودار عورت کا۔

۞......غصے کے وقت میاں سے زبان مت چلاؤ۔ بعد میں غصہ ٹھنڈا ہونے پر اس کی زیادتی پر آرام سے شرمندہ کرو۔

۞......باہر سے آنے پر کبھی لڑائی نہ کرو خواہ

تمہیں کتنا ہی غصہ ہو۔ ہر لحاظ سے آرام پہنچا کر بیشک بھڑاس نکالو۔

✿......میاں بیوی کمرے میں ہوں تو کبھی کسی بات پر چیخ نہ مارو۔ سننے والے کچھ کا کچھ سوچیں گے۔

✿......میاں بیوی کے رشتے میں جھوٹی اَنا نہیں ہونی چاہئے۔ اگر اپنی غلطی ہے تو میاں بیوی کو منا لے اس میں کوئی بے عزتی نہیں۔

✿......لڑ کر کبھی گھر سے جانے کی دھمکی نہ دو۔ اگر غصہ میں آ کر کہہ دیا اچھا جاؤ تو کتنی بے عزتی ہے اور میکے میں جا کر بیٹھنا تو اس وقت ہی ہے جب خدانخواستہ واقعی نہ جانا ہو۔ ورنہ ایسی بات قدر کی بجائے بے عزتی کرواتی ہے۔

✿......کوئی کام میاں سے چھپ کر نہ کرنا۔ جو بات چھپانے کو جی چاہے وہ ہرگز نہ کرنا۔ اگر میاں کو پتہ چل جائے تو ساری عمر کے لئے بے اعتباری ہو جائے گی اور بے عزتی الگ۔

✿......میکہ کی بات سسرال اور سسرال کی بات میکہ میں نہ کرنا۔ تمہارے دل سے تو وہ بات مِٹ جائے گی لیکن بڑوں کے دل میں گرہ پڑ جائے گی۔

(سیرت و سوانح سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ صفحہ 253-255)

✿......حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے ایک مکتوب سے اقتباس:

شوہر کی اطاعت اور خوشنودی حاصل کرنا تمہارا فرض ہونا چاہئے سوائے اُن امور کے جو خلاف شریعت اور رضائے مولیٰ کے خلاف ہوں۔

اُس کی خوشیوں میں خوشی سے شریک ہو۔ اُس کے تفکرات کے اوقات میں اُس کی دلجوئی کرو۔ اُس کی عزت، اُس کا مال، اُس کی اولاد یہ سب تمہارے پاس اُس کی امانت ہوں گی۔ اُن امانتوں کی حفاظت کرنا تا کہ خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو سکو۔ اُس کے عزیزوں کو اپنا عزیز اور اس کے والدین کو اپنا والدین جاننا۔ ہر فتنہ انگیز بات سے بچنا اور شکایت کبھی نہ کرنا۔ دُعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمیشہ طلب کرتی رہنا''۔

(سیرت و سوانح سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ صفحہ 25)

✿......اب ذیل میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وہ دعائیہ نظم لکھی جاتی ہے جو آپ نے اپنی صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ کی رخصتی کے موقع پر تحریر فرمائی۔ یہ ہر رخصت ہونے والی بچی کے والدین کے جذبات کی بہت عمدہ طور پر ترجمانی کرتی ہے۔

لو جاؤ تم کو سایۂ رحمت نصیب ہو
بڑھتی ہوئی خدا کی عنایت نصیب ہو
ہر ایک زندگی کی حلاوت نصیب ہو
ہر ایک دو جہان کی نعمت نصیب ہو
علم و عمل نصیب ہو ، عرفان ہو نصیب
ذوقِ دعا و حسن عبادت نصیب ہو
محمود عاقبت ہو ، رہے زیست بامراد
خوشیاں نصیب، عزت و دولت نصیب ہو
ہو رشک آفتاب ، ستارہ نصیب ہو
آپ اپنی ہو مثال ، وہ قسمت نصیب ہو
نور و جمیل ''نور'' دل و جاں میں بخش دے
اس کے کرم سے چاند سی طلعت نصیب ہو
ہر ایک دکھ سے تم کو بچائے مرا خدا
ہر ہر قدم پہ اس کی اعانت نصیب ہو
بس ایک درد ہو کہ رہو جس سے آشنا
محبوب جاوداں کی محبت نصیب ہو
ہر وقت دل میں پیار سے یاد خدا رہے
یہ لذت و سرور یہ جنت نصیب ہو
تسخیر خَلق خُلق محبت سے تم کرو
ہر ایک سے خلوص و محبت نصیب ہو
اقبال ''تاج سر'' ہو تیرے ''سر کے تاج'' کا
اس کو خدا و خلق کی خدمت نصیب ہو
نکلیں تمہاری گود سے پل کر وہ حق پرست
ہاتھوں سے جن کے دین کو نصرت نصیب ہو
ایسی تمہارے گھر کے چراغوں کی ہو ضیا
عالم کو جن سے نورِ ہدایت نصیب ہو
راضی ہوں تم سے مَیں۔ مرا اللہ بھی رہے
اس کی رضا کی تم کو مسرت نصیب ہو
افضل ہمارے حکم کو تم جانتی رہیں
دنیا و دیں میں تم کو فضیلت نصیب ہو
راحت ہی مَیں نے تم سے بہر طور پائی ہے
تم کو بھی دو جہان میں راحت نصیب ہو
گھر تھا صدف تو، تم دُرِ خوش آب و بے بہا
اس سے بھی بڑھ کے دولت عصمت نصیب ہو
کھٹکا نہ کوئی فعل تمہارا مجھے **تمہیں**
آرام قلب و جان و سکینت نصیب ہو۔
حافظ خدا رہا مَیں رہی آج تک امیں
جس کی تھی اب اسے یہ امانت نصیب ہو

(درعدن)

✿......**حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحبؓ نے اپنی بیٹی کے رخصتانہ** کے موقع پر ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

''بیٹی آپ ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہو۔ اللہ کرے کہ یہ دور پہلے سے زیادہ پرسکون ہو۔ لیکن جب انسان ایک دور کو چھوڑ کر دوسرے میں داخل ہوتا ہے تو اس میں کئی قسم کی دقتوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ابتدا کی معمولی سی لغزش اکثر اوقات ساری عمر کی پشیمانی کا موجب ہو جاتی ہے۔ اس لئے نئے دور میں قدم رکھتے ہوئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اب تمہارا بہت سے ایسے آدمیوں سے واسطہ پڑتا ہے جن کی طبیعت سے تم مانوس نہیں ہو۔ بعض افراد کے لئے اپنی طبیعت کو مجبور کر کے پیار محبت کے جذبات پیدا کرنے ہوں گے ان کے ماحول کے قالب میں تم اپنے آپ کو ڈھال سکو۔

تم کو اس بات کا خیال ضرور رکھنا چاہئے کہ نکما اور بیکار آدمی دوسروں کی نظر میں بالکل گر جاتا ہے۔ اس لئے کام کرنا اور خدمت کرنا اپنا شیوہ بنا لو۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالو۔

انسان کی حالت دنیا میں ایک جیسی نہیں رہتی۔ تنگی ترشی دونوں پہلو لگے ہوئے ہیں۔ تنگی میں صبر کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ بغیر کسی قسم کی گھبراہٹ کے اللہ کی نصرت صبر شکر کے ساتھ طلب کرتے رہو اور ایسی حالت میں اپنے میاں کے لئے امن اور تسکین کا فرشتہ بنی رہو۔ اپنے مطالبات سے اس کو کبھی تنگ مت کرو یہاں تک کہ اس کا فضل آ جائے۔ لیکن ایسی حالت میں ایسی قناعت نہیں کرنی چاہئے کہ دونوں بے کار ہو کر بیٹھے رہو۔ خود بھی اور میاں کو بھی خدا کے آگے جھکائے رکھو اور کام کرنے اور محنت کرنے کی ترغیب اُن کو دیتی رہو''

(مصباح اپریل 2001 صفحہ 8-9)

✿......**نصائح حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ:** آپ اپنی بیٹی حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہؓ (چھوٹی آپا) کی شادی پر نصائح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''بیوی کا پہلا فرض ہے کہ جب وہ خاوند کے گھر جائے تو اس کی مرضی پہچاننے کی کوشش کرے اور اس کی طبیعت اور مزاج کا علم حاصل کرے۔ پھر اگلا مرحلہ یعنی خاوند کو راضی رکھنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔

مگر بعض باتیں ایسی ہیں جو عموماً خاوند کی تکلیف کا باعث بنتی ہیں اُن سے احتراز کرنا چاہئے وہ باتیں یہ ہیں۔

ایک بات یہ ہے کہ بیوی اکثر خرچ کے لئے تقاضا کرتی ہے۔ خرچ حکمت سے لینا چاہئے نہ کہ تقاضا اور تنگ کر کے اور جب خاوند کے پاس روپیہ موجود نہ ہو اُس وقت مطالبہ کرنا اُس کو تکلیف دینا ہے۔

ایک بات یہ کہ بیوی اکثر اوقات بد مزاج یا خاموش رہے اور جب خاوند گھر آئے تو اُسے سچے دل سے خوش آمدید نہ کہے یا اس کی بات کاٹے یا ایسے الفاظ لوگوں کے سامنے کہے جس میں خاوند کی کسی قسم کی تحقیر ہو یا بہت نخرے کرے اور ناز برداری کی خواہش رکھے اُس کی خیر خواہی کی بات نہ مانے مثلاً اگر وہ کہے کہ میرے ساتھ کھانا کھاؤ تو جواب دے کہ مجھے بھوک نہیں۔ وہ کوئی دوا تجویز کرے تو کہے کہ یہ مجھے مفید نہیں ہوگی مَیں استعمال نہ کروں گی۔ وہ کوئی کپڑا یا تحفہ لائے تو اُسے حقارت سے دیکھے۔ غرض ایسی بیسیوں چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن میں بیبیاں اکثر فیل ہو جاتی ہیں اور اپنی زندگی کو تلخ کر لیتی ہیں۔

بحث کرنا اور مخالف جواب دینا یہ خاوند کے دل سے بیوی کی محبت کو اس طرح اُڑا دیتا ہے جس طرح ربڑ پنسل کے لکھے کو۔ اور یہ عادت آج کل کی تعلیم یافتہ لڑکیوں میں بہت ہے۔

مریم صدیقہ! صبح کی نماز کے بعد قرآن مجید کی تلاوت اگر ہمیشہ کرتی رہو گی تو تمہارے دل میں ایک نور پیدا ہوگا۔

جس بی بی کو گھر کی صفائی، پکانا، سینا اور خانہ داری آتی ہے وہ خاوند کو زیادہ خوش رکھ سکتی ہے۔ بہ نسبت اُس کے جو نکمّی ناولیں یا قصے ہی پڑھتی رہتی ہے یا اپنے بناؤ سنگھار میں لگی رہتی ہے۔

بے قراری کا اظہار ایک معیوب بات ہے۔ صبر ایک اعلیٰ خُلق ہے خصوصاً عورتوں کے لئے۔ اور بھوک، بیماری، درد اور اذیّت پر صبر کرنا صدق، تقویٰ اور ایمان کی علامت ہے۔''

(مصباح جولائی 2004 صفحہ 15-16)

✿......ایک دیہاتی عرب ماں امامہ بنت حارث نے اپنی بیٹی کی رخصتی کے موقع پر اسے درج ذیل نصائح کیں۔

''اے میری پیاری بیٹی! تو اس ماحول سے جدا ہو رہی ہے جس میں تو پیدا ہوئی اور جس گھونسلے میں تو پروان چڑھی۔ اسے پیچھے چھوڑ کر تو ایک ایسے گھونسلے کی طرف جا رہی ہے جس سے تو نا آشنا ہے اور ایک ایسے ساتھی کے پاس جا رہی ہے جس سے تو مانوس نہیں۔ وہ تیرا مالک بن کر تیرا نگران اور سرتاج بن گیا ہے۔ پس تو اس کی لونڈی بن جا ناوہ تمہارا غلام بن جائے گا۔

اے میری پیاری بیٹی! تو مجھ سے چند نصیحتیں پلّے باندھ لے۔ یہ تیرے لئے قیمتی اندوختہ اور باعث شرف ہوں گی۔

✿......خاوند کا ساتھ ہمیشہ قناعت سے دینا۔

✿......خوش دلی سے اس کی بات سننا اور اس کا کہا ماننا ہمیشہ تمہارا طرزِ عمل ہو۔

✿......اس کی نگاہوں کی پسندیدگی کا خیال رکھنا۔

✿......اس کی نفرت و کراہت کے مواقع کا بغور جائزہ لینا۔ تیری کسی بدصورتی پر اس کی نگاہ نہ پڑے۔ اور جسم سے وہ ہمیشہ پاکیزہ خوشبو ہی سونگھے۔

✿......اس کے کھانے کے اوقات کا خاص خیال رکھنا۔

✿......اس کی نیند و آرام کے دوران ماحول پرسکون رکھنا، کیونکہ بھوک کی گرمی انسان کو مشتعل کر دیتی ہے اور نیند کا لطف خراب کرنا ناپسندیدگی کا موجب ہوتا ہے۔

✿......اس کے گھر اور مال کی حفاظت کرنا۔

✿......اس کی ذات، اس کے لواحقین، اس کے بچوں کا خیال رکھنا اور ان کی طرف پوری توجہ دینا۔ کیونکہ مال کی حفاظت کرنا تیری بہترین عزت افزائی کا باعث ہوگا اور بچوں اور اس کے متعلقین کی طرف توجہ دینا تیرے حسن انتظام و سلیقہ شعاری پر دلالت کرے گا۔

✿......اس کا بھید یا راز ہرگز فاش نہ کرنا۔

✿......اس کے حکم کی نافرمانی نہ کرنا کیونکہ اگر تُو نے اس کا راز فاش کیا تو پھر تُو اس کی بے وفائی سے اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھ۔ اسی طرح اگر تُو نے اس کی نافرمانی کی تو تُو اُس کے سینہ کو غصہ سے بھر دے گی۔

✿......اگر تُو اسے غمزدہ دیکھے تو اس کے سامنے خوشی کے اظہار سے احتراز کر کیونکہ یہ بات تیری کوتاہی سمجھی جائے گی۔ اسی طرح جب وہ خوش ہو تو اُس کے سامنے افسردہ ہونے سے پرہیز کر۔ کیونکہ اس طرح تو اُس کی خوشی کو بے لطف بنا دے گی۔

✿......تو جتنا زیادہ اس سے اتفاق رائے اور اس کے مزاج سے موافقت اختیار کرے گی اتنا ہی زیادہ وہ تیرا ساتھ دے گا۔ تُو جان لے کہ اپنی پسندیدہ خواہش کو تب ہی پا سکے گی جب تُو اپنی پسند اور ناپسند کو چھوڑ کر اس کی مرضی کو اپنی مرضی پر اور اس کی خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح دے گی۔

اللہ تعالیٰ تمہارے لئے خیر و برکت کو مقدّر کر دے''۔ آمین

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی 2008ء کی مختصر جھلکیاں

مسجد خدیجہ برلن کا خطبہ جمعہ سے باقاعدہ افتتاح۔ برلن میں مسجد کی تعمیر کے لئے مختلف مساعی کا تاریخی حوالہ سے تذکرہ۔ احمدی مسلم خواتین کی قربانیوں اور مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے افراد جماعت پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کا روح پرور بیان۔

مَیں نے مسجد دیکھی اور خلیفہ کا خطبہ سنا ہے۔ آج میری زندگی میں سب سے زیادہ خوشی کا دن ہے کہ مَیں نے اپنی آنکھوں سے خلیفہ کو دیکھا ہے اور پھر بات بھی کی ہے۔ میرے کانوں نے خلیفہ کی آواز سن لی ہے۔ اب مَیں کسی وقت بھی مر جاؤں لیکن یہ خوشی ہمیشہ میرے ساتھ رہے گی۔

(مسجد خدیجہ کے افتتاح کے موقع پر ایک 76 سالہ خاتون کے حضور انور سے ملاقات کے بعد دلی تأثرات)

انفرادی و فیملی ملاقاتیں، ایک جرمن خاتون کی بیعت اور سلسلہ احمدیہ میں شمولیت۔ مسجد کی تعمیر کے لئے غیر معمولی طور پر وقارِ عمل کرنے والے احباب میں تقسیم سندات خوشنودی۔ مسجد کے افتتاح کی وسیع پیمانے پر پریس اور الیکٹرانک میڈیا میں تشہیر۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

17/اکتوبر 2008ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد خدیجہ'' برلن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات دیں اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نماز جمعہ کے ساتھ سرزمین برلن پر تعمیر ہونے والی سابقہ مشرقی جرمنی میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ''مسجد خدیجہ'' کا افتتاح ہو رہا تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے اور افتتاح کے اس مبارک پروگرام میں شمولیت کے لئے صبح سے ہی ملک بھر سے احباب جماعت برلن پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ ایک بڑی تعداد تو دو روز قبل ہی پہنچ چکی تھی۔ بعض لوگ دور دراز کے علاقوں سے دو دو دن کے سفر بذریعہ سڑک طے کر کے اس تاریخی افتتاح میں شمولیت کے لئے پہنچے۔ آج ہر چہرہ، ہر نفس خوشی و مسرت سے معمور تھا اور اس کا سر اللہ کے حضور جھکا ہوا تھا کہ اس کی زندگی میں یہ تاریخی دن آیا، ایک ایسا دن آیا جو آئندہ کے لئے ایک عظیم الشان انقلاب کا پیش خیمہ ہے اور برلن کی اِس مسجد کے ساتھ بہت سی کامیابیاں اور فتوحات وابستہ ہیں اور نئے علاقوں میں کامیابیوں کے دروازے کھلنے والے ہیں۔ آج کے اس تاریخی افتتاح میں ہمسایہ ممالک سے آنے والے احباب بھی شامل ہو رہے تھے۔ انتظامیہ نے جگہ کی تنگی کی وجہ سے مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب کی تعداد کو محدود رکھا تھا۔ پھر بھی حاضری ہزار سے تجاوز کر گئی تھی۔ مسجد کے دونوں ہال اور Lobbies، مسجد کا صحن، مختلف مارکیز اور دیگر جگہیں سب نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں۔

TV، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے بھی موجود تھے۔ صحافی، جرنلسٹ سبھی آج کی اس تقریب کی کوریج کے لئے منتظر تھے اور مختلف زاویوں سے مسجد کی ویڈیوز بنا رہے تھے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد خدیجہ میں خطبہ جمعہ کے لئے تشریف لے گئے۔ آج کا خطبہ برلن کی سرزمین سے MTA پر Live ساری دنیا میں دکھایا جا رہا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ التوبہ کی درج ذیل دو آیات تلاوت فرمائیں۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ (التوبۃ:18)

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۔اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (التوبۃ:71)

اور فرمایا: الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر اپنے فضل کی بارش کا ایک اور قطرہ آج اس مسجد کی صورت میں ہم پر گرایا ہے۔ ملک کے مشرقی حصّہ میں یہ ہماری پہلی مسجد ہے۔ برلن شہر جو یہاں کا دارالحکومت بھی ہے اس کی ایک اپنی اہمیت ہے۔ جرمنی اور خاص طور پر اس شہر میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ حقیقی اسلام کا پیغام پہنچنے کی تاریخ جیسا کہ آپ جانتے ہیں 86 سال پرانی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں یہاں احمدی مبلغین آئے تھے اور ان کی رپورٹوں کے مطابق جرمن قوم میں بڑی سعادتمندی پائی جاتی تھی اور حقیقی اسلام کو سمجھنے کی طرف ان کی اُس وقت توجہ تھی۔ بہرحال یہاں اس شہر میں اور اس ملک میں جو ابتدائی مبلغین آئے تھے ان کی جو کوششیں تھیں، ان کا بھی مَیں ذکر کر دیتا ہوں کیونکہ اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ ان کی یادیں وابستہ ہیں۔ یہاں احمدیت کی ترقی کے بارے میں اس شہر سے بھی اور اس ملک سے بھی کس حد تک وہ پُر امید تھے، یہ ان کی بعض رپورٹوں سے پتہ لگتا ہے اور مَیں یہ ذکر اس لئے کرنا چاہتا ہوں تاکہ نوجوانوں، بچوں اور نئے آنے والوں کو بھی جو اس ملک میں رہ رہے ہیں یا دنیا کے کسی بھی ملک میں رہتے ہیں اپنی تاریخ کا کچھ پتہ لگے، تاکہ ان مبلغین کے لئے دعا کی طرف بھی توجہ پیدا ہو جو ہمارے ابتدائی مبلغین تھے جنہوں نے شروع میں بڑی قربانیاں کیں اور مختلف ممالک میں گئے۔ جو اپنے ملکوں سے نکلے تھے اور پھر مختلف جگہوں پر رہے۔ اِس زمانہ میں جماعت کے مالی وسائل تو بہت اچھے ہیں اور اُس زمانے میں تو وسائل بھی نہیں تھے لیکن ان لوگوں کی احمدیت کے لئے بے لوث خدمت کا جذبہ اور انتھک محنت انہیں وسائل نہ ہونے کے باوجود ہر جگہ متعارف کروا دیتی تھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان لوگوں کی دعاؤں کی طرف بہت توجہ تھی اور اس وجہ سے وہ جماعت کی ترقی کے بارے میں پُر امید بھی بہت زیادہ تھے۔

1922ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جرمنی میں مشن کے قیام کا فیصلہ فرمایا اور مولوی مبارک علی صاحب بنگالی بی اے کے بارے میں یہ فیصلہ ہوا کہ وہ جرمنی جائیں اور وہاں مشن کا آغاز کریں۔ مولوی مبارک علی صاحب 1920ء سے لندن میں بطور مبلغ کے اپنے فرائض انجام دے رہے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر 1922ء میں وہ لندن سے برلن آ گئے۔ پھر آپ کی معاونت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک غلام فرید صاحب ایم اے کو بھی جرمنی جانے کے لئے منتخب فرمایا اور وہ بھی 26 نومبر 1923ء کو قادیان سے جرمنی کے لئے روانہ ہوئے اور 18 دسمبر 1923ء کی صبح یہاں برلن پہنچے۔

جرمنی پہنچ کر محترم مولوی مبارک علی صاحب کی ابتدائی کوششوں کو خدا تعالیٰ کے فضل سے کس قدر کامیابی نصیب ہوئی۔ اس کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 2 فروری 1923ء کے خطبہ میں فرمایا کہ ان کی رپورٹیں نہایت امید افزا ثابت ہوئیں بلکہ ان کو تو اس ملک میں کامیابی کا اس قدر یقین ہو گیا کہ وہ متواتر مجھے لکھ رہے ہیں کہ وہاں فوراً ایک مسجد اور مکان بنوایا جائے اور یہ اس طرح ممکن ہے کہ چھ ماہ مَیں خود وہاں چلا جاؤں۔ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو کہا کہ آپ خود وہاں آ جائیں جس کے نتیجہ میں انہیں جلد کامیابی کی امید ہے کہ قلیل عرصہ میں دنیا میں اہم تغیرات ہو سکتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو خود جرمنی جانے پہ انشراح نہیں تھا لیکن دوسری تجویز کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ان کی اس درخواست کو کہ اس جگہ فوراً ایک مسجد اور سلسلہ کا ایک مکان بن جائے تو بہت کامیابی کی امید ہے نظر انداز کر دینا میرے نزدیک سلسلہ کے مفاد کو نقصان پہنچانے والا تھا۔ اس لئے مَیں نے اس کے متعلق ان کو تاکید کر دی ہے کہ وہ فوراً زمین خرید لیں۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت موصول ہونے پر مولوی مبارک علی صاحب نے اس طرف توجہ دی اور فوری طور پر برلن شہر میں دو ایکڑ زمین خرید لی گئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ برلن میں مسجد کے لئے زمین کا انتظام ہو جانے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 2 فروری 1923ء کو یہ تحریک فرمائی کہ مسجد برلن کی تعمیر احمدی خواتین کے چندہ سے ہو۔ اس کے لئے حضورؓ نے 50 ہزار روپیہ تین ماہ میں اکٹھا کرنے کا اعلان فرمایا۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بعد یہ سب سے پہلی مالی تحریک تھی جس کا خالصتاً تعلق مستورات سے تھا۔ اس تحریک میں احمدی خواتین کے مطمح نظر کو یکسر اتنا بلند کر دیا کہ ان میں اخلاص و قربانی اور فدائیت اور للّٰہیت کا ایسا زبردست ولولہ پیدا ہو گیا کہ جس کی کوئی مثال نہیں تھی۔

اُس وقت تو ہندو پاکستان ایک تھا۔ وہاں کی لجنہ نے، خاص طور پر قادیان کی لجنہ نے ایسی مثال قائم کی کہ اس سے پہلے وہاں کی تاریخ میں ایسی مثال نہیں ملتی۔ اُس زمانہ میں جو ایک انقلابی صورت پیدا ہوئی تھی لجنہ کی ایکٹیوٹیز (activities) میں اور خاص طور پر اس تحریک کے لئے قربانی میں، ایسی قربانیاں قرونِ اولیٰ میں نظر آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس زمانے کی جو جاگ لگی ہوئی ہے، آج تک اس کی مثالیں ملتی رہتی ہیں۔ اُس وقت احمدی عورتوں نے نقد رقمیں اور طلائی زیورات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں پیش کئے۔ پہلے دن ہی 8 ہزار روپے نقد اور وعدوں کی صورت میں قادیان کی احمدی عورتوں نے یہ وعدہ پیش کیا اور یہ رقم عطا کی اور 2 ماہ کے تھوڑے سے عرصہ میں 45 ہزار روپے کے وعدے ہو گئے اور 20 ہزار روپے کی رقم بھی وصول ہو گئی۔ پھر کیونکہ اخراجات کا زیادہ امکان پیدا ہو گیا تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس کی مدت بھی بڑھا دی اور ٹارگٹ بڑھا کے 70 ہزار روپے کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی عورتوں نے اس وقت 72 ہزار 700 کے قریب رقم جمع کی۔ بہرحال خلاصہ یہ ہے کہ 5/اگست 1923ء کو مسجد

برلن کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جس میں جرمنی کے وزیر داخلہ اور وزیر برائے رفاہ عامہ، ترکی اور افغانستان کے سفراء، متعدد اخبار نویس اور بعض دیگر معززین شامل تھے اور مہمانوں کی تعداد 400 تھی اور احمدی اس زمانے میں صرف چار تھے۔ یہ اُس وقت حال تھا لیکن اتنے وسیع تعلقات تھے۔ یہ تھی اُس وقت کے مبلغین کی کوشش کہ اتنے وسیع تعلقات تھے اور یہ سب بڑی بڑی شخصیات اُس وقت مسجد کی بنیاد کے لئے تشریف لائیں اور بہرحال مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

لیکن کیونکہ اقتصادی حالات یہاں کے بہت خراب ہو گئے تھے، جنگ عظیم کا اثر ظاہر ہونا شروع ہوا تو وہی جو خیال تھا کہ 50-60 ہزار میں مسجد بن جائے گی اس کا اندازہ خرچ 15 لاکھ روپیہ پہ لگایا گیا۔ اتنے اخراجات پورے کرنا جماعت کے وسائل کے لحاظ سے بہت ناممکن تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فیصلہ فرمایا کہ دو مراکز کو چلانا بہت مشکل ہے، ایک لندن والا بھی اور ایک برلن میں بھی۔ تو 1924ء میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ برلن مشن کو ان حالات کی وجہ سے بند کر دیا جائے کیونکہ مالی وسائل بھی نہیں ہیں اخراجات بھی نہیں پورے ہو سکتے، حالات یہاں بہت خراب ہو گئے تھے۔ لیکن وہ جو عورتوں نے، احمدی خواتین نے قربانیاں کی تھیں، وہ رقم حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر لندن بھیج دی گئی اور وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد فضل لندن تعمیر ہوئی۔ پھر یہاں 1948ء میں دوبارہ شیخ ناصر احمد صاحب آئے تھے جنہوں نے ہمبرگ میں مشن شروع کیا۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا کہ سفر کی سہولتیں بھی ہیں اور جماعت کے مالی حالات بھی بہت بہتر ہیں۔ اُس زمانے میں سمندری سفر ہوتا تھا۔ مکرم ملک غلام فرید صاحبؓ کو سفر میں 22 دن لگے تھے۔ یہ وہی حضرت ملک غلام فرید صاحب ہیں جنہوں نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور مختصر نوٹس جن کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نوٹس پر ہے اور اسی طرح انگریزی کا ترجمہ وتفسیر ''فائیو والیوم'' (Five Volumes) بھی انہوں نے کیا ہوا ہے۔ گو اس کے لئے ایک کمیٹی تھی لیکن اس کا زیادہ کام اور اکثر کام آپ نے کیا اور حضرت ملک صاحب بڑے پڑھے لکھے اور انگریزی علم پر بڑی مہارت رکھتے تھے۔ انہوں نے قرآن کریم کے الفاظ کی ڈکشنری بھی تیاری کی تھی لیکن وہ شائع نہیں ہو سکی۔ اب گزشتہ سال اس کو مکمل کر کے شائع کروایا گیا ہے اور ملک صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔

اسی طرح مولوی مبارک علی صاحب کا بھی تعارف کرا دوں۔ وہ ابتدائی مبلغ تھے یہاں آئے۔ انہوں نے 1909ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے تھے اور 1917ء میں جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وقف زندگی کی تحریک فرمائی تو جن 63 نوجوانوں نے اپنے نام پیش کئے اُن میں مولوی مبارک علی صاحب بھی تھے۔ آپ نے 1969ء میں بنگلہ دیش میں وفات پائی۔ بوگرا (Bogra) میں مدفون ہیں۔ تو یہ تھے دو ابتدائی مبلغ جو یہاں آئے اور ان کے تعلقات باوجود وسائل کی کمی کے کس قدر وسیع تھے، یہ مَیں آپ کو بتا چکا ہوں۔

اب جو مربیان اور مبلغین ہیں ان کو بھی اپنے جائزے کے لئے پرانے مبلغین کے جو واقعات اور رپورٹیں ہیں وہ ضرور پڑھنی چاہئیں تو بہرحال ان بزرگوں نے یہاں انتھک محنت کی۔

اُس وقت تو حالات کی وجہ سے جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ مسجد باوجود کوشش کے نہ بن سکی۔ لیکن قادیان اور ہندوستان کی لجنہ کی جو قربانی تھی وہ رائیگاں نہیں گئی۔ اُس رقم سے مسجد فضل تعمیر ہوگئی اور آج اِس مسجد کی جو تاریخی اہمیت ہے وہ بھی سب پر واضح ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اُس وقت کی احمدی خواتین کی قربانی اتنی سچی تھی اور اس کی قبولیت کے لئے دعائیں اِس درد کے ساتھ انہوں نے کی ہوں گی کہ ایک مسجد تو انہوں نے اپنی زندگی میں بنا لی اور دوسری مسجد کی تعمیر میں ہو سکتا ہے آج ان کی نسلیں شامل ہوئی ہوں۔ لیکن بہرحال وہی جذبہ جو اُن ابتدائی خواتین کی قربانی کا تھا وہ آج بھی کچھ حد تک لجنہ میں دین کی خاطر قربانی میں ہمیں نظر آتا ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ان کی دعائیں تھیں جنہوں نے اپنی نسلوں میں بھی یہ جذبہ پیدا رکھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ مسجد جو اس وقت موجودہ مسجد ہے 17 لاکھ یورو میں تعمیر ہوئی ہے۔ جس میں سے 4 لاکھ یورو کے علاوہ 13 لاکھ جرمنی کی لجنہ نے دیا ہے اور 4 لاکھ جو باہر سے آیا ہے اس میں سے بھی زیادہ بڑا حصہ لجنہ UK کا ہے۔ 17 لاکھ یورو کو اگر آپ پاکستانی روپوں میں بدلیں، یہ مَیں پاکستانیوں کے لئے بتا رہا ہوں تو 19 کروڑ روپے کے قریب بنتا ہے۔

پس آج یہ قربانی کرنے والیاں جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی کہ یہ مسجد تعمیر کر سکیں۔

حضور انور نے اس مسجد کے کوائف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اُس زمانہ میں تو دو ایکڑ رقبہ مل گیا تھا لیکن اس کا یہ کُل پلاٹ، 4 ہزار 790 مربع میٹر ہے جو ایک ایکڑ سے کچھ زیادہ ہے اور اس پر جو رقبہ تعمیر کیا گیا ہے وہ ایک ہزار 8 مربع میٹر ہے۔ اسی طرح باوجود پابندیوں کے 13 میٹر مینارہ کی اجازت مل گئی۔ 168 مربع میٹر کے دو ہال ہیں یعنی کل 336 مربع میٹر کے مسجد کے ہال ہیں۔ اس میں 4 کمروں کا ایک فلیٹ ہے۔ اس کے علاوہ جو گھر بنائے گئے ہیں، ایک دو کمروں کا ہے۔ ایک کمرے کا گیسٹ ہاؤس شامل ہے۔ 4 دفتر ہیں۔ لائبریری ہے۔ کانفرنس کا کمرہ ہے اور بچوں کے لئے ایک چھوٹا سا پارک بنانے کا ان کا ارادہ ہے۔ تھوڑی سی پارکنگ بھی ہے۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں اس کی مخالفت بھی یہاں بہت ہوئی لیکن آہستہ آہستہ لگتا ہے مخالفت اب ٹھنڈی پڑتی جا رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک وقت آئے گا کہ خود ہی ٹھنڈی ہو جائے گی جب یہاں سے انشاء اللہ تعالیٰ امن، پیار اور محبت کا پیغام دنیا میں ہر طرف پھیلے گا۔

یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے کہ آج جب دنیا دوبارہ اقتصادی بحران کا شکار ہے۔ مہنگائی یورپ میں بھی بڑھ رہی ہے لیکن ایک تو یہ ہے کہ اس مہنگائی کے باوجود اللہ تعالیٰ نے لجنہ کو توفیق دی کہ انہوں نے جو قربانی کی وہ رنگ لائے اور پھل لائے اور اس کا نتیجہ ہم آج دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والیوں کو بے انتہا جزا دے۔ ان سب کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ یہ نظارے ہمیں دنیا میں ہر جگہ نظر آتے ہیں۔ اس طرح بڑھ چڑھ کر احمدی قربانیاں کر رہے ہوتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ 1923ء میں برلن کی مسجد کی تعمیر شروع کی گئی تھی تو خوفناک اقتصادی بحران کا شکار ہونے کی وجہ سے تعمیر نہیں ہو سکی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے مسیح کی جماعت کو اس انعام سے نوازنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس لئے جو آج کل دنیا میں اقتصادی حالات ہو رہے ہیں ان حالات سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے مسجد کی تعمیر کی توفیق بھی عطا فرما دی اور مکمل بھی ہوگئی۔ باوجود تمام اقتصادی حالات کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس جذبہ سے احمدی قربانی کرتے ہیں مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ انشاء اللہ احمدیوں کے روپے میں ہمیشہ برکت ڈالتا رہے گا۔ کسی نے مجھے بتایا کہ جب انہوں نے اپنے ریٹرن (Return) داخل کرائے تو ٹیکس کے محکمہ والے اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں تھے کہ تمہارے گھر کا خرچہ تمہارے چندے سے کم کس طرح ہو سکتا ہے۔ تو ایسے لوگ بھی ہیں جن کے گھر کے خرچ ان کے چندوں کی ادائیگی سے کم ہیں۔ پس یہ وہ روح ہے جو ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی ہے کہ اپنے خرچ کم کر کے بھی قربانی کرنی ہے۔ اس روح کو قائم رکھنا اور قربانی کی توفیق ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ حقیقی مومن کبھی اس رُوح کو نہ مرنے دیتا، نہ اس پر فخر کرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اس نے آپ پر کیا اس پر اس کے آگے جھکتے چلے جائیں اور خود بھی اس مسجد کی تعمیر کا حق ادا کریں اور اپنی نسلوں کی بھی اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ مسجد کا حق ادا کرنے والی ہوں۔ احمدی عورتوں کو خاص طور پر آج اس حوالے سے یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جو قربانی انہوں نے کی ہے اس کا فائدہ تبھی ہوگا جب اس سے ہمیشہ فیض اٹھاتے چلے جانے کی کوشش کریں گی اور وہ کوشش تبھی کامیاب ہوگی جب اپنے بچوں کی تربیت اس نہج پر کریں گی جس کی تلقین خدا تعالیٰ نے ہمیں فرمائی ہے اور ان کا مسجد سے تعلق جوڑیں گی۔

اسی طرح مرد بھی یاد رکھیں کہ عورتوں نے اس مسجد کی تعمیر سے جو احسان آپ پر کیا ہے اس کا حق اسی طرح ادا ہو سکتا ہے۔ بہت سارے مرد کہیں گے کہ پیسے تو ہم سے ہی لئے تھے، بے شک لئے ہوں گے لیکن پھر دینا بھی بڑی قربانی ہے۔ بہرحال اس کا حق اس طرح ادا ہو سکتا ہے، احسان کا بدلہ تب اتر سکتا ہے جب آپ مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ برلن کی مسجد کی تعمیر نے یہ سبق بھی آپ کو دیا ہے کہ عورتوں کی یہ خواہش ہے کہ ان کے مرد عبادت گزار ہوں اور اگر ان کے بس میں ہو تو وہ ہر جگہ آپ کو مسجد بنا کر دیں۔ جب مَیں کینیڈا گیا تو کینیڈا کی لجنہ نے ایک ملین ڈالر کی قربانی دی کہ اس سے مسجد بنا دیں۔ لیکن زائد بھی خرچ ہوگا تو کہتی ہیں بہرحال ہم دیں گی۔ ایسی قربانیاں ہر جگہ نظر آتی ہیں۔ مسجدوں میں آنے کی فرضیت تو مردوں کے لئے ہے۔ عورتوں کا تو اگر دل چاہے تو جمعہ پر آنا ہے نہیں تو نہیں آنا۔ یا پھر اگر کوئی اپنا فنکشن ہوا تو اس پر کبھی کبھار یہاں آنا ہے۔ پس مساجد کی تعمیر کے لئے عورتوں کی قربانی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے قربانی کرتی ہیں اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ میری یہ سوچ صرف خوش فہمی پہ مبنی نہ ہو بلکہ عورتیں اپنے بچوں کی بقا اور اپنے مردوں کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے جو قربانیاں کر رہی ہیں وہ اسی سوچ کے ساتھ ہوں اور یہ سوچ پھر یقیناً عورتوں کے لئے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بنے گی۔

حضور انور نے فرمایا: جو آیات مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے رحم سے حصہ لیتا چلا جائے۔ اس مسجد کا حق ادا کرنے والا ہو اور یہاں کے لوگوں کی توجہ جو اس طرف پیدا ہو رہی ہے اور اخباروں اور میڈیا کے ذریعہ سے جو کوریج مل رہی ہے اور جو ملے گی، ابھی تک مجھے رپورٹ تو نہیں ملی کہ فنکشن پہ کیا کوریج تھی، بہرحال مجھے امید ہے انشاء اللہ ہوگی، تو اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے اور فائدہ یہی ہے کہ جو توقعات لوگوں کی ہم سے ہیں اور سب سے بڑھ کر جو توقعات ہیں اللہ تعالیٰ کی ایک مومن بندے سے ان کو پورا کرنے والے ہوں۔ پس ہمیشہ اس کوشش میں رہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس انعام سے فیض اٹھانے والے ہوں اور فیض تبھی اٹھا سکیں گے جب اپنی عبادتوں اور نیک اعمال کے نمونے قائم کریں گے۔ اپنی زندگیوں کو اسلام اور قرآن کے احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے۔ اپنی نسلوں میں بھی اسلام اور احمدیت کی محبت پیدا کرتے چلے جائیں گے۔ انہیں حقیقی رنگ میں خدا اور رسول ﷺ کا اطاعت گزار بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے بعد تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ ونماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی صحن میں ایک پودا لگایا۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی ایک پودا لگایا۔

پودا لگانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ کی طرف جا رہے تھے کہ ایک جرمن بوڑھی عورت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ملنے کے لئے راستہ میں کھڑی تھی۔ اس خاتون کی عمر 76 سال ہے۔ برلن میں ہی اس کی پیدائش ہوئی۔ یہ ٹی وی اور اخباروں میں مسجد کے افتتاح سے متعلق خبریں پڑھ کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے آئی تھی۔ وہ بتانے لگی کہ خبروں میں دیکھا کہ ہمارے شہر میں مسلمانوں کا خلیفہ آیا ہے۔ تو میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ مَیں بھی جا کر اس خلیفہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں۔ مَیں نے مسجد دیکھی ہے اور خلیفہ کا خطبہ سنا ہے۔ ان باتوں نے میرے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ جمعہ کے بعد جب حضور مسجد سے باہر آئے تو مَیں نے حضور کو دور سے دیکھا تو مَیں نے لوگوں سے کہا کہ کیا مَیں قریب جا کر دیکھ سکتی ہوں؟ چنانچہ کوئی میرا ہاتھ پکڑ کر قریب لے آیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حال پوچھا اور اس سے گفتگو فرمائی۔ خوشی کے مارے اس خاتون سے بات نہیں ہو رہی تھی۔ بار بار ادب سے نیچے جھکتی تھی۔ بار بار یہ کہتی تھی کہ آج میری زندگی میں سب سے زیادہ خوشی کا دن ہے کہ مَیں نے اپنی آنکھوں سے خلیفہ کو دیکھا ہے اور پھر بات بھی کی ہے۔ میرے کانوں نے خلیفہ کی آواز سن لی ہے۔ وہ روتی جاتی تھی اور کہتی جاتی تھی کہ اب مَیں کسی وقت بھی مر جاؤں لیکن یہ خوشی ہمیشہ میرے ساتھ رہے گی۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ 34 فیملیز کے 160 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس کے علاوہ سات احباب نے انفرادی ملاقات کا شرف پایا۔

ایک جرمن خاتون کی بیعت اور سلسلہ احمدیہ میں شمولیت

ایک جرمن خاتون Mrs.Daiela Lehmann نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی اور دوران ملاقات حضور انور کو بتایا کہ اس نے آج بیعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ یہ خاتون بیعت فارم پُر کر کے ساتھ لے گئی تھی۔ اس طرح اس نے بیعت کی توفیق پائی اور اس نے بتایا کہ وہ قبل ازیں انٹرنیٹ کے ذریعہ اسلام کے بارہ میں تحقیق کرتی رہی ہے۔ مسجد خدیجہ برلن کے افتتاح کے ساتھ ہی یہ پہلا پھل تھا جو عطا ہوا۔

ملاقاتوں کے پروگرام کے بعد ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد خدیجہ'' میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب تقسیم سندات خوشنودی

نمازوں کی ادائیگی کے بعد ''مسجد خدیجہ'' کی تعمیر کے دوران غیر معمولی طور پر وقارعمل کرنے والے احباب میں تقسیم سندات کی تقریب منعقد ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے پیش کی۔ بعدازاں اس کا اردو ترجمہ رضوان احمد صاحب اور جرمن ترجمہ آصف قادر صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب نے مسجد کے افتتاح کی مناسبت سے انگریزی زبان میں نظم پیش کی۔ بعدازاں شکیل احمد صاحب نے مسجد برلن کے تعلق میں مکرم مبارک احمد صاحب ظفر کا کلام پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے مسجد کی تعمیر کے تعلق میں رپورٹ پیش کی کہ کس طرح دن رات خدام وانصار نے وقارعمل کر کے مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا ہے۔

امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ پچاس افراد میں سے ہم نے 21 افراد کو چُنا ہے جن کو آج خوشنودی کے سرٹیفکیٹ دئے جائیں گے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت باری باری ان کام کرنے والے اور خدمت کرنے والے احباب کو اپنے دست مبارک سے خوشنودی کے سرٹیفکیٹ عطا فرمائے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وقت بھی کافی ہو چکا ہے اور مَیں نے جو کہنا تھا وہ آج خطبہ میں کہہ چکا ہوں۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور نو بج کر پندرہ منٹ پر یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے لجنہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور لنگر خانہ سے ملحقہ سٹور میں بھی تشریف لے گئے۔ معائنہ کے بعد نو بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

میڈیا میں تشہیر

مسجد خدیجہ برلن کی افتتاحی تقاریب کی دنیا بھر کے الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا نے غیر معمولی طور پر کوریج دی۔

❁......مسجد کے افتتاح کے موقع پر جرمنی کے علاوہ میڈیا کے نمائندگان میں درج ذیل آٹھ ممالک کے نمائندگان شامل تھے۔

(1) جاپان (2) چیک ریپبلک (3) پولینڈ (4) ہالینڈ (5) اٹلی (6) سوئٹزرلینڈ (7) فرانس (8) سویڈن۔

❁......اسی طرح درج ذیل بین لاقوامی ایجنسیوں کے نمائندگان نے بھی افتتاحی تقاریب میں شرکت کی۔

(1) Dpa (German Press Ageny) (2) Reuters (3) AFP (4) Associated Press۔

❁......جن قومی اخبارات نے خبر لگائی وہ درج ذیل ہیں:

(1) Die Welt (دی وِیلٹ) (2) Frankfurt Allgemeine (فرینکفورٹ الگے مائن) (3) Sueddeutsche Zeitung (زوڈڈوئچے سائیٹنگ) (4) Bild (بِلڈ) (5) Taz (تاس) (6) Morgenpost (مورگن پُوسٹ) (7) Tagesspiegel (ٹاگِس شپیگل) (8) Berliner Kurrier (برلن کُوریار) (9) Maerkische Allgemeine Zeitung (میر کِشے الگے مائن سائٹنگ) (10) Hamburger Abendblatt (ہمبُرگ ابنڈ بَلٹ) (11) Neue Zuericher Zeitung (نوئے زورِشَر سائٹنگ)۔

اس کے علاوہ ایک بہت بڑی تعداد لوکل اخبارات اور ریجنل اخبارات نے بھی مسجد خدیجہ کی خبریں شائع کیں۔

ٹی وی سٹیشنز

جن ٹی وی اسٹیشنوں نے خبر براڈ کاسٹ کی ان میں جرمنی کے نیشنل چینل Euronews, DW, ZDF,ARD, N-24, NTV, RTL اور برلن کے چینل RBB,ABC-World شامل ہیں۔

خدیجہ مسجد برلن کے افتتاح کے موقع پر میڈیا نے تقریب کو مختلف انداز سے Cover بھی کیا ہے۔

جرمن ٹی وی میں خدیجہ مسجد برلن کے افتتاح کے حوالہ سے خبروں کا خلاصہ

❁......**17.10.08: جرمن چینل نمبر1 ARD- خبرنامہ Tagesschau میں یہ عبارت نشر کی گئی:**

سابق مشرقی جرمنی کی سرزمین میں پہلی مسجد کا افتتاح ہوا۔ جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ مسجد کے خلاف ابتداء سے ہی احتجاج ہوتا رہا ہے۔ احمدیہ جماعت خود کو اسلام کی ایک ریفارم موومنٹ سمجھتی ہے اور طاقت کے استعمال کو ردّ کرتی ہے۔ (ہر گھنٹہ میں ایک بار نشر کی گئی)

❁......**16.10.08: جرمن چینل نمبر2 ZDF2 کے خبرنامہ Heute میں خبر:**

آج جماعت احمدیہ کے دوسو ممبران کے لئے ایک اہم دن ہے۔ جماعت نے مشرقی برلن میں مسجد تعمیر کی ہے۔ اس کے افتتاح کی تقریب جمعرات شام کو منعقد ہوئی جس میں پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر Thierse شامل ہوئے۔ لندن سے جماعت کے سربراہ خلیفہ (ایدہ اللہ تعالیٰ) تشریف لائے۔ آپ نے کہا کہ ہم جہاں کہیں بھی جائیں لوگوں کو خدشات اور تحفظات ہوتے ہیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ہم ان غلط فہمیوں کو دور کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جماعت احمدیہ کا بیان ہے کہ ہم امن پسند جماعت ہیں جو دہشتگردی کے خلاف ہیں۔ مسجد کے مخالفین نے بھی دوسو افراد کے ساتھ مظاہرہ کیا۔ ان کا بیان ہے کہ اگرچہ جماعت احمدیہ امن پسند ہے لیکن یہ جرمنی میں جمہوریت کو ختم کر کے شریعت کا نظام لے کر آنا چاہتے ہیں۔ صوبائی وزیر داخلہ نے کہا کہ یہ جماعت کسی کو کوئی تکلیف نہیں دے گی۔ گو ان کی بعض تعلیمات آئین کے سو فیصد مطابق نہیں۔ مذہبی آزادی کا حق ان کو بہرحال حاصل ہے۔ امام مسجد عبدالباسط طارق نے کہا کہ ہر شخص کو مذہبی آزادی ہے۔ ہم ہر قسم کے تشدد کے خلاف ہیں۔ امام صاحب سب ہمسایوں کو مسجد میں آنے کی دعوت دیتے ہیں۔ اس مسجد میں خطبہ جرمن زبان میں دیا جائے گا۔ جرمنی کا ادارہ برائے آئینی تحفظ (خفیہ ایجنسی) کا بیان ہے کہ یہ جماعت بےضرر ہے۔

(یہ خبر سارا دن کے دوران مختلف اوقات کے خبرناموں میں نشر کی گئی)۔

❁......**18.10.08: جرمنی چینل نمبر2 ZDF 2 کے پروگرام Landerspiegel میں خبر:**

جماعت کے سب سے بڑے سربراہ خلیفہ لندن سے مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: ''ہم جہاں بھی گئے، علاقہ کے لوگوں نے تحفظات اور خوف کا اظہار کیا۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ہم ان کی غلط فہمیوں کو دور کرنے میں کامیاب ہو گئے۔'' جرمنی کی جماعت کشادہ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسجد میں ہر ایک کا خیر مقدم کرے گی۔

❁......**17.10.08 : SAT 1، اہم سیٹلائیٹ چینل کی نشر کی گئی خبر:**

''مشرقی برلن میں جمعرات کی شام کو باقاعدہ تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح ہوا۔ اس پروگرام میں 250 افراد نے شرکت کی۔ پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر Thierse نے کہا کہ باہمی کشادہ دلی اور رواداری کے کلچر کے لئے کوشاں رہنا چاہئے۔

❁......**17.10.08 : n-24، جرمنی کا بڑا نیوز چینل:**

''احتجاج کے باوجود مسجد کی تعمیر مکمل ہوگئی۔ Thierse نے کہا کہ اب معمول کی زندگی کا آغاز ہو جانا چاہئے۔ تعصّبات اچھے مشیر نہیں ہوتے''۔ جرمنی میں احمدیہ جماعت کے 30 ہزار ممبران ہیں۔ دیگر مسلمانوں کی طرف سے احمدیوں کو سخت مخالفت کا سامنا ہے۔ جماعت احمدیہ ڈائیلاگ کے لئے تیار ہے۔ آئندہ ایام کے دوران مسجد میں Open Day کے پروگرام ہوں گے۔

❁......**17.10.08 : Euro-News مشہور یورپی نیوز چینل:**

جماعت احمدیہ نے مشرقی جرمنی میں پہلی مسجد کا افتتاح کر دیا ہے۔ اس کے خلاف تین سو افراد نے احتجاج کیا Thierse نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ اختلافات ختم ہو جائیں گے۔ تعصب اور ڈر کی وجہ علم کی کمی ہوتی ہے۔ لیکن علم کی مدد سے تعصّبات ختم کئے جاسکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ جرمنی کے امیر، عبداللہ واگس ہاؤزر نے کہا کہ ''جماعت احمدیہ آزادیٔ رائے اور آزادیٔ مذہب کے لئے کوشاں ہے''۔ احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں لیکن اسلامی دنیا میں اس بات میں اختلاف ہے۔

❁......**18/ اکتوبر 2008ء کو Domradio (کیتھولک ریڈیو) نے اپنی نشریات میں کہا:**

مشرقی جرمنی کی پہلی مسجد کا افتتاح ایک تقریب کے ذریعہ ہوا۔ جمعہ کو نوتعمیر مسجد میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ مدعو مہمانوں میں جماعت کے خلیفہ، حضرت مرزا مسرور احمد، پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر تھیئرزے شامل تھے۔ کیتھولک چرچ کی طرف سے Wolfgang Klose شامل ہوئے جو برلن چرچ کی مجلس عاملہ کے صدر ہیں۔ Thierse نے کہا کہ جماعت کو اپنی مذہبی رسومات کے بارہ میں لوگوں کو بتانا چاہئے۔ ہمسایوں کو چاہئے کہ نوواردان (احمدی) جوان کے لئے اجنبی ہیں ان کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ خلیفہ (ایدہ اللہ) نے ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے مسجد کی حمایت کی۔ آپ نے زور دیا کہ مقامی احمدی جرمنی کے وفادار ہیں۔ نیز آپ نے یقین دلایا کہ جماعت مسجد کے مخالفین کے لئے بھی دعا کرے گی۔ جرمنی کے آئینی تحفظ کے ادارہ (خفیہ ایجنسی) کا بیان ہے کہ احمدیہ جماعت حکومت کے لئے کسی قسم کی فکرمندی کا باعث نہیں اور پُرامن ہے۔

❁......**برلن کی مشہور اور سب سے زیادہ بکنے والی اخبار برلینر سائیٹنگ (Berliner Zeitung) نے سرخی لگائی:**

''مسجد برداشت کا مادہ رکھتی ہے''۔

خدیجہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر برلن وزیراعلیٰ نے احمدیوں کو مبارکباد دی ہے اور کہا ہے کہ یہ مسجد برداشت اور بردباری کی علامت ہے اور اس وصف کو ترجیح دینے میں مدد دے گی۔ جرمن پارلیمنٹ کے نائب صدر نے علاقہ کے لوگوں سے احمدیوں میں ایک دوسرے کے لئے زیادہ برداشت اور مفاہمت کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

احمدیوں کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد نے اپنے خطاب میں مہمانوں کا اس بات پر شکریہ ادا کیا کہ باوجود مخالفتوں کے مسجد بنانے کی اجازت دی گئی۔ انہوں نے اپنے فرقہ کے لوگوں کی جرمنی سے وفاداری پر بھی یقین دلایا اور مسجد کے مخالفین کے لئے بھی دعائیہ کلمات کہے۔ اسی طرح انہوں نے دعا بھی کی اور امید بھی ظاہر کی کہ احمدیوں کو جرمن قوم کا حصہ سمجھا جائے گا۔ ان کی تعداد جرمنی میں 30 ہزار کے لگ بھگ ہے۔

❁......**اخبار برلینر کُوریار (Berliner Kurier) نے لکھا کہ:**

برلن کے لارڈ میئر کی طرف سے مسجد کی تعمیر پر مبارکباد۔

برلن کی صوبائی حکومت کے سربراہ لارڈ میئر Oberbrgermeister نے جماعت احمدیہ کو نئی مسجد کی تعمیر کے موقع پر مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ نے یہ نئی مسجد بنائی ہے۔ یہ مسجد سابق مشرقی جرمنی (German Democratic Republic) کی سرزمین پر پہلی باقاعدہ مسجد ہے۔

❁......**16-10-08 اخبار Die Welt (دی ویلٹ)**

ویلٹ (دنیا) جرمنی کے بڑے روزنامہ اخباروں میں شمار ہوتا ہے اور رجعت پسند Conservative ہے۔

❁......17-10-08: اسلامی تنظیموں کا مسجد کی تعمیر پر اطمینان کا اظہار۔

اسلامی اداروں کی کانفرنس OIC کے جنرل سیکرٹری مسٹر احسانوغلو نے کہا کہ مسجد کی تعمیر مسلمانوں کی جرمن معاشرے میں انٹیگریشن کی طرف اہم قدم ہے۔ مَیں مسجد کے افتتاح پر خوش ہوں کیونکہ اسلام کے خلاف اٹھنے والی آوازیں تمام جرمنی کی نمائندگی نہیں کرتیں۔ اسی طرح انہوں نے کہا کہ جرمنی ایک آزاد ملک ہے اس لئے یہاں مسجد کی تعمیر کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہئے۔ یہ نئی مسجد جماعت احمدیہ کی ہے جس کے افتتاح کے لئے ان کے خلیفہ لندن سے تشریف لائے۔ جرمن پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر Wolfgang Thierse نے افتتاح کے موقع پر کہا کہ ہمیں ایک دوسرے کے احترام کو روایت دینا چاہئے۔ جماعت کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا خلیفہ کہلاتے ہیں۔ .... ماہ نومبر کے دوران مسجد میں Open Day کے پروگرام ہوں گے۔

❁......**Bild-Zeitung 17-10-08 (بلڈ سائٹنگ)۔ اخبار کا تعلق زرد صحافت Yellow Press سے ہے۔**

مشرقی جرمنی میں مسجد کے افتتاح کے خلاف مظاہرہ۔

جمعرات کی شام مشرقی جرمنی میں پہلی مسجد کے افتتاح کے موقع پر تین سو افراد نے احتجاج کیا۔ دائیں بازو کی انتہا پسند پارٹیNPD نے کچھ دیر پہلے اپنے احتجاجی مارچ کا پروگرام ترک کر دیا تھا۔ شہر کے لارڈ میئر نے مسجد کی تعمیر پر جماعت احمدیہ کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ نوتعمیر مسجد ہمارے شہر میں مذہبی اور ثقافتی رواداری کی علامت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مستقبل میں بھی جماعت احمدیہ مختلف اقوام اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد کے درمیان مفاہمت کے لئے کوشاں رہے گی۔ صوبہ برلن کے وزیر داخلہ نے کہا کہ احتجاج کی بنا پر مسجد کی تعمیر نہیں روکی جا سکتی۔ مذہبی آزادی زیادہ اہم ہے۔ خبر کے آخر میں جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف ہے۔ جماعت کے ترجمان نے کہا کہ تجربہ کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ وقت کے ساتھ ساتھ تعصّبات دور ہو جائیں گے اور مسجد کے دروازے ہر شخص کے لئے کھلے ہیں۔

......اخبار Berliner Morgenpost نے 17 ر اکتوبر کی اشاعت میں لکھا:

مشرقی برلن کی پہلی مسجد کا افتتاح: (مسجد کی تصویر بھی شائع کی اور حضور انور کی تصویر مع جرمن مہمانوں کے شائع کی)

مسجد کے افتتاح کا پروگرام پولیس کی حفاظت میں ہوا۔ عبداللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت نے قریباً سو اخباری نمائندوں کی موجودگی میں کہا کہ ہم دس سال تک برلن میں مسجد کی تعمیر کے لئے زمین تلاش کرتے رہے۔ اب یہاں ہمیں مسجد بنانے کی اجازت ملی۔ صوبہ برلن کے وزیر داخلہ Korting نے کہا کہ یہ مسجد امن وامان کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ مسجد کی خصوصیت میں ایک تیرہ میٹر اونچا مینار اور ایک گنبد شامل ہے۔ تعمیر پر 1ء7 ملین یورو لاگت آئی ہے جو صرف جماعت کی خواتین نے ادا کئے۔

...... 17.10.08 : مسجد رواداری کی علامت ہے: برلن کے لارڈ میئر کا بیان:

برلن صوبہ کے سربراہ اور لارڈ میئر Klaus Wowereit نے خدیجہ مسجد کی تعمیر پر جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ مسجد ہمارے شہر میں مذہبی اور ثقافتی رواداری کی علامت ہے۔ وہ خود اس افتتاح میں ایک جرمنی کی چانسلر کے ساتھ عالمی مالیاتی بحران کے تعلق میں ایک میٹنگ کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے۔ افتتاح کے پروگرام میں 200 مدعو سیاست دان، تمام بڑے مذاہب کے نمائندے، ہمسائے اور بیسیوں صحافی اور ٹیلی ویژن کے نامہ نگار شامل ہوئے۔ جماعت کے عالمی سربراہ، خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد، لندن سے تشریف لائے۔ آپ نے مہمانوں اور سیاست دانوں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے گذشتہ اڑھائی سالوں کے دوران مخالفت کے باوجود مسجد کی تعمیر کے منصوبہ کی حمایت کی۔ آپ نے کہا کہ ہماری جماعت جرمنی کی وفادار ہے۔ نیز مسجد کے مخالفین کے لئے بھی ہم دعا کریں گے۔ ''خدا کرے کہ آپ جماعت احمدیہ کے ممبران کو سچے جرمن شہریوں کے طور پر قبول کرنے والے بن جائیں''۔ جماعت احمدیہ کے جرمنی میں تیس ہزار ممبران ہیں۔

...... اخبار Tagesspiegel Berlin, (ٹاگِس شپیگل) اپنی 18 اکتوبر کی اشاعت میں لکھتا ہے:

''خلیفہ برلن تشریف لائے''

برلن کی نئی مسجد میں جماعت کے سربراہ نے پہلا خطبہ جمعہ دیا۔ ایک جرمن نوجوان فلپس بھی روحانی طور پر اس پروگرام میں شامل ہونا چاہتا تھا۔ لیکن مسجد میں صرف مقررہ افراد ہی نماز کے لئے آ سکتے تھے۔ ایک پولیس کے افسر نے کہا کہ جس طرح پوپ کے ایسٹر میس Easter Mass میں بھی ہر شخص نہیں جا سکتا ایسے ہی یہ پروگرام بھی ہے۔ ایک احمدی نوجوان نے کہا کہ خلیفہ (وقت) کے خطبہ کو براہ راست سننا میرے لئے سب سے اہم تجربہ ہے۔ جماعت کے ترجمان کے مطابق 10.000 افراد اس پروگرام میں شامل ہونا چاہتے تھے۔ لیکن جگہ صرف 600 افراد کے لئے ہے۔ جماعت کے سربراہ نے اردو زبان کے خطاب میں فرمایا کہ یہ مسجد خدا کا تحفہ ہے جسے ہمیں قبول کرنا چاہئے۔

...... 18-10-08 ٹاگس شپیگل برلن (Tagesspiegel Berlin)۔

برلن میں متنازعہ احمدیہ مسجد کا افتتاح:

لندن میں رہائش پذیر حضرت مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ) نے اپنے ابتدائی خطاب میں حکومت اور ان تمام باہمت شہریوں کا شکریہ ادا کیا جو احتجاج کے باوجود تشریف لائے۔ احمدیہ جماعت ایک ایسی تنظیم ہے جو امن پسند ہے اور اسلام کے انتہا پسندوں سے بالکل مختلف ہے۔ آپ نے کہا ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ mta نے اس تقریب کو ساری دنیا میں دکھایا جس میں 250 مہمانوں نے شرکت کی۔ ان میں پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر Wolfgang Thierse، رفاہ عامہ کی صوبائی وزیر Heidi Knaake-Warner، نیز ضلعی میئر Mathias Kohne نے شرکت کی۔ مسجد کی تعمیر کے اخراجات عورتوں کی تنظیم لجنہ اماء اللہ نے برداشت کئے۔ Thierse نے اپنی تقریر میں کہا کہ اپنی مذہبی آزادی کا دفاع صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ جب انسان دوسروں کے مذہب اور رائے کی آزادی کی حفاظت کرے۔ ضلعی میئر نے مسجد مخالفین کی مذمّت کی۔

......اخبار Berliner Zeitung میں ایک جرمن سکالر Dietrich Reetz لکھتا ہے:

سیاسی نقطہ نگاہ سے احمدیت ماضی میں کبھی تشدد کی وجہ سے نگاہ میں نہیں آئی اور اس بات کا بھی کوئی ثبوت نہیں کہ اس جماعت کا کسی بنیاد پرست یا تشدد پسند جماعت سے الحاق ہوا ہو۔ احمدیہ جماعت اپنے ممبران کی مذہبی تعلیم کا بھی اسی طرح خیال رکھتی ہے جس طرح دنیاوی مغربی تعلیم کا۔

......اخبار میر کشے اتلے سائٹنگ Märkische Allgemeine, اپنی 19 اکتوبر کی اشاعت میں برلن کیتھولک چرچ کی طرف سے لکھتے ہیں:

شہر کی تصویر میں مینار بھی نظر آنے چاہئیں: برلن کیتھولک چرچ

مبارکباد، برلن کے محلّہ Heinersdorf میں ایک نئی مسجد بنائی گئی ہے۔ اور یہ ایک اچھی بات ہے۔ صوبہ برلن کے کیتھولیک چرچ کی مجلس عاملہ بھی مسجد کی تعمیر پر مبارکباد کا اظہار کرنا چاہتی ہے۔ کیتھولک چرچ کے ممبران اور ملک کے شہری کی حیثیت سے ہم مذہبی آزادی اور مسلمانوں کی انٹی گریشن کے حق میں ہیں۔ بہت سے مسلمانوں کے لئے مساجد روحانی، مذہبی اور معاشرتی مراکز کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جہاں تک طرز تعمیر کا تعلق ہے، اس پر اختلاف ہو سکتا ہے۔ لیکن مسلمان ۔ جیسے احمدیہ جماعت ۔ پوشیدہ کناروں سے نکل کر باقاعدہ مساجد بنا رہے ہیں، ہم اس کی حمایت کرتے ہیں۔ یہ عمل انٹی گریشن کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ یقیناً تنقیدی سوالات جیسے کہ مسلم ممالک میں عیسائیوں کی مخالفت پر بھی تبادلہ ہونا چاہئے۔ لیکن ایسے واقعات کا یہ مطلب نہیں کہ جرمنی میں مسلمانوں کو مسجد کی تعمیر کے حق سے محروم کیا جائے۔ ایک ناانصافی کی بنیاد پر دوسری ناانصافی نہیں کی جا سکتی۔ برلن کے شہریوں کے لئے بھی مبارکباد جو ہمت اور جوش کے ساتھ مسلمانوں سے تنقیدی تبادلۂ خیال کر رہے ہیں اور اس طرح مسلمانوں کو مساوی شہریوں کی حیثیت سے تسلیم کر رہے ہیں اور ان کا احترام کر رہے ہیں۔ (از: وولفگانگ کلوزے، صدر مجلس عاملہ، کیتھولک چرچ برلن، مرکزی برلن)

......اخبار برلینز سائیٹنگ Berliner Zeitung نے ریٹائرڈ صوبائی وزیر اعلیٰ Eberhard Diepgen کے حوالہ سے جماعت احمدیہ کی مسجد کے بارہ میں کہا کہ: ''یہاں برلن میں ہر شخص کو اپنے عقیدہ کے مطابق روحانی سکون حاسل کرنے کا حق ہے۔ مذہبی عقائد پر عمل کرنے کے لئے ہر عقیدہ کے افراد کو مسجد، چرچ یا یہودی عبادت گاہ بنانے کا حق ہے۔ میں رواداری پھیلانا چاہتا ہوں اور کسی حد تک تحمل اور برباری کی خواہش رکھتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ Heinersdorf میں بہت جلد نئے احمدی ہمسایوں سے اچھے تعلقات بن جائیں گے۔ اس اخبار نے یہ بھی لکھا ہے کہ جرمنی میں احمدیوں کی تعداد تیس ہزار ہے اور ساری دنیا میں یہ کئی ملین ہیں۔ یہ پر امن لیکن قدامت پسند جماعت ہے۔ جرمنی کے قانون کے مطابق یہ جماعت نہ تو تشدد پسند ہے اور نہ انتہا پسند۔ محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں ان کا ماٹو ہے۔ اس جماعت کے کوئی سیاسی مقاصد نہیں ہیں۔ یہ مذہب کو سیاست سے علیحدہ رکھنے کی قائل ہے اور یہ خالصتاً روحانی جماعت ہے۔

...... مقامی روزنامہ Berliner Kurier اپنی اشاعت مؤرخہ 17 اکتوبر بروز جمعہ صفحہ نمبر گیارہ پر مع فوٹو حضور انور، مسجد اور احتجاج کرنے والوں خبر شائع کی

''وہ دن، جب اللہ (تعالیٰ) پانکو و Pankow نازل ہوا''۔

Pankow کی نوتعمیر مسجد میں قبلہ کا رخ جنوب مشرق کی طرف ہے۔ مسجد کا نام آنحضرت ﷺ کی پہلی زوجہ مبارکہ حضرت خدیجہ کے نام پر رکھا گیا ہے۔ خلیفہ وقت (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے اپنے خطاب میں اس بات پر زور دیا کہ اسلام ایک پر امن مذہب ہے۔ علاقہ کے بعض لوگ مسجد کے مخالف بھی ہیں۔

...... Welt (ولٹ) جرمنی کے بڑے روزنامہ اخباروں میں شمار ہوتا ہے اور رجعت پسند Conservative ہے اپنی 17 اکتوبر کی اشاعت میں آدھے کالم کی خبر میں لکھتا ہے:۔

سابقہ مشرقی جرمنی میں پہلی اور سب سے بڑی نوتعمیر شدہ مسجد کا افتتاح ہو گیا

جرمنی کے وائس پریذیڈنٹ نے کہا کہ اب اختلافات ختم ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ اور ہمسایوں کے ساتھ اچھے تعلقات کا آغاز ہو چکا ہے۔ جماعت احمدیہ سے میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے مذہبی عقائد اور روایات کو دوسرے لوگوں پر واضح کرتے رہیں۔ جرمنی کی انتظامیہ کے مطابق جماعت احمدیہ ایک پر امن لیکن قدامت پسند جماعت ہے۔

مسجد برلن کے بارہ میں عرب میڈیا میں چھپنے والی خبروں کا خلاصہ

......عربی ٹی وی چینلز نے افتتاح کی خبر نشر کی ہے جن میں مشہور عربی چینل العربیہ بھی شامل ہے۔

......اخبارات نے بھی یہ خبر چھاپی ہے۔ جن میں الشرق الاوسط بھی شامل ہے جو متعدد ملکوں سے بیک وقت شائع ہوتا ہے۔

......40 کے قریب ویب سائٹس پر مسجد کے افتتاح کی خبر نشر ہوئی۔

......ہر اہم عربی ویب سائٹ نے اس خبر کو نشر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ''مسجد خدیجہ۔ برلن'' کی افتتاحی تقریب کو **انٹرنیشنل میڈیا میں بھی وسیع پیمانے پر کوریج** ملی۔ اب تک کی موصولہ رپورٹ کے مطابق:

......دنیا بھر کے 148 اخبارات اور رسائل نے مسجد خدیجہ برلن کی افتتاحی تقریب کے بارہ میں خبریں نشر کی ہیں۔

......جرمنی کے علاوہ درج ذیل 16 ممالک کے اخبارات نے خبریں شائع کی ہیں:

جرمنی، انگلستان، سکاٹ لینڈ، امریکہ، پاکستان، انڈیا، آسٹریا، سری لنکا، تائیوان، ترکی، کینیڈا، سعودی عرب، بحرین، کویت، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، فرانس، سویڈن اور سرینام۔

......انٹرنیشنل اخبارات، میگزین اور خبر رساں ایجنسیاں جنہوں نے اس تقریب کو کوریج دی:

CNN, Associated Press AP, Reuters, Google News, Zimbio News Agency, Euro-Islam, Gilf News, World News Network, Yahoo News, Newsday.com, International Herald Tribune.

......بڑے بڑے اخبارات جنہوں نے کوریج دی:

Thew Gaurdian UK, ABC News USA, CNN UK, Deutche Welle (Germany), Spiegel (Germany), USA Today (USA), ITN (UK). MSNBC(USA), Washington Post USA, The Times of India (India)

(باقی آئندہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

ملکی رپورٹیں

جلسہ یوم مسیح موعود

چک ایمرچھ خانپورہ: ۲۴؍مارچ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں مکرم رفیع اللہ لون صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم راجہ جمیل احمد خان صاحب مکرم احسان اللہ لون صاحب زعیم انصار اللہ، مکرم مبارک احمد لون صاحب، مکرم مظفر احمد قریشی صاحب سیکرٹری مال نے تقریر کی۔

چٹیالہ: (**پنجاب**) زیر صدارت مکرم دھنسہ ولی صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا جس میں مکرم شیخ ناظر خان صاحب، مکرم میر عظمۃ اللہ صاحب نے تقریر کی۔

حیدر آباد: ۲۹؍مارچ کو صبح ساڑھے گیارہ بجے مسجد الحمد سعید آباد میں مکرم محمد سہیل احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے مکرم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد رونق افروز ہوئے۔ جلسہ میں مکرم عبد المنان صاحب، مکرم عظیم الدین صاحب، مکرم مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ انچارج حیدر آباد، مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدر آباد نے تقریر کی۔ اس موقعہ پر مجلس انصار اللہ نے ایک میڈیکل چیک اَپ (chek-up) کیمپ بھی لگایا۔

خانپور ملکی لجنہ: لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی بہار نے مکرمہ ڈاکٹر ذکیہ تسنیم صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا۔ جس میں مکرمہ شاکرہ پروین صاحبہ، عزیزہ طوبیٰ ثمین صاحبہ، مکرمہ ثناء فرحین صاحبہ، مکرمہ عفت ستارہ صاحبہ، عزیزہ زیبا کوثر صاحبہ، نازلی فرح صاحبہ نے تقریر کی۔

خانپور: مسجد احمدیہ خانپور (پنجاب) میں مکرم محمد بوٹا صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم طارق علی صاحب، مکرم ایوب علی خان صاحب اور مکرم عزیز احمد اسلم سہارنپوری نے تقریر کی۔

دھلی :۲۹؍مارچ کو بعد نماز عصر مسجد بیت الہادی میں مکرم داؤد احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم محمد فضل صاحب مکرم سید عبد الہادی کاشف صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم سید کلیم احمد صاحب مبلغ انچارج دہلی نے تقریر کی۔

دیودرگ : بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ میں م مکرم محمد اقبال صاحب نائب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم فضل حق خان صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نمائندہ انصار اللہ بھارت نے تقریر کی۔

ریڈی گوڈیم: جماعت احمدیہ ریڈی گوڈیم ویسٹ گوداوری آندھرا نے مکرم شیخ ناگور صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ کیا۔ جس میں مکرم شیخ باجی صاحب اور مکرم ظفر احمد خان صاحب نے تقریر کی۔

رسوئی: بعد نماز مغرب وعشاء مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت احمدیہ مشن میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم نوشیروان احمد امروہی۔ مکرم اعجاز احمد خان صاحب، مکرم شیخ عبد الشکور صاحب اور مکرم نور الدین احمد ناصر صاحب نے تقریر کی۔

رائنمپلی: بعد نماز مغرب وعشاء سرکل تھلک (کرناٹک) کی جماعت نے مکرم ہنور صاحب سیکرٹری مال کی زیر صدارت جلسہ کیا جس میں مکرم مغرم علی صاحب، مکرم شیخ نعیم احمد صاحب، مکرم مظفر احمد صاحب جنگڑی نے تقریر کی۔

راماں منڈی: جماعت احمدیہ راماں منڈی سرکل موگا پنجاب نے بعد نماز مغرب وعشاء مکرم رمضان خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ کیا جس میں مکرم مولوی رفیق احمد صاحب طارق معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

راماں بلاسپور: جماعت احمدیہ راماں بلاسپور پنجاب نے بعد نماز مغرب وعشاء مکرم جگنبیت خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ کیا جس میں مکرم رفیق احمد صاحب طارق معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

سدھانہ پنجاب: مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم مکھن خان صاحب زعیم صاحب انصار اللہ اور مکرم عاشق حسین صاحب گنائی مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

سنگھپورہ پنجاب: بعد نماز مغرب وعشاء مکرم جگروپ صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم محمد قاسم صاحب نے تقریر کی۔

سنگھاوالا : بعد نماز مغرب وعشاء مکرم صدیق خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم کلیم احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

سورب کرناٹک: جماعت احمدیہ سورب نے بعد نماز مغرب وعشاء مسجد میں جلسہ مکرم ایم خلیل احمد صاحب نائب صدر جماعت کی زیر صدارت کیا۔ جس میں تین تقاریر ہوئیں۔

لجنہ اماء اللہ: لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ سورب کرناٹک زون نمبر ا نے مکرمہ سلطانہ ناصر صاحبہ کے مکان پر مکرمہ مسرت زریں صاحبہ صدر لجنہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں عزیزہ سائرہ ندرت، مکرمہ عائشہ مبشر صاحبہ نے تقریر کی اس موقعہ پر بچیوں کا بیت بازی کا دلچسپ مقابلہ ہوا۔

سیرگونڈا آندھرا: ۲۷؍مارچ کو جماعت احمدیہ سیر گونڈا اورنگل نے بعد نماز جمعہ مکرم محبوب علی صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ کیا۔ جس میں مکرم یعقوب صاحبہ مکرم شیخ برہان احمد معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

شموگہ کرناٹک: بعد نماز مغرب وعشا مسجد احمدیہ میں مکرم سید اللہ بخش صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم مجیب احمد صاحب، مکرم میر سراج الحق صاحب، مکرم ایم بشیر احمد صاحب اور مکرم مولوی شیخ سمیع الرحمٰن صاحب نے تقریر کی۔

شورت کشمیر: ۲۵؍مارچ کو مسجد احمدیہ میں مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم ارشاد احمد صاحب راتھر مکرم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب آہنگر، مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب عادل، مکرم عبد السلام صاحب انور مبلغ سلسلہ نے تقریر کی اسی طرح اطفال اور ناصرات کے بھی اجلاس ہوئے۔ جس میں عزیز راسخ احمد ڈار، معین احمد پڈر، ظفر یوسف، اشفاق احمد میر، تبسم پروین، ناہدہ اختر نے تقریر کی۔

کاٹراپلی آندھرا: ۲۸؍مارچ کو شام ۵؍بجے مکرم محمد علی صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم محمد قربان علی صاحب، مکرم محمد شریف صاحب، مکرم مجیب احمد خان صاحب نے تقریر کی۔

کانپور یوپی: بعد نماز مغرب وعشاء دار التبلیغ میں زیر صدارت مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت (مہمان خصوصی) جلسہ ہوا۔ جس میں آپ نے جلسہ کی غرض غایت بتاتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جلسہ سے قبل خدام نے وقار عمل کیا۔

کوورپاڑ آندھرا: ۲؍اپریل کو زیر صدارت مکرم شیخ محبوب صاحب جلسہ ہوا جس میں صدر اجلاس کی تقریر کے بعد دُعا ہوئی۔

کورپنا: جماعت احمدیہ کورپنا بلاسپور سرکل (مہاراشٹر) نے زیر صدارت مکرم سید طاہر صاحب صدر جماعت جلسہ کیا۔ جس میں مکرم سید لطیف صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

کاماریڈی آندھرا: مکرم عرفان اللہ صاحب کے مکان پر مکرم غلام احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم وزیر احمد صاحب معلم، مکرم شوکت احمد صاحب نے تقریر کی۔

کریمدلہ: ۲۷؍مارچ کو جماعت احمدیہ کریمدلہ سرکل چنتہ کنٹہ (آندھرا) نے مکرم ڈالی صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ کیا۔ جس میں مکرم محمد مصطفیٰ صاحب کنڈوری نے تقریر کی۔

کشن گڑھ: ۲۸؍مارچ کو جماعت احمدیہ کشن گڑھ راجستھان نے بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ میں مکرم واجد علی صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ کیا۔ جس میں مکرم سید منادی احمد صاحب، مکرم علی خان صاحب، مکرم واجد علی صاحب اور مکرم سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ آخر میں ناصرات نے ایک ترانہ پیش کیا۔

لجنہ : لجنہ اماء نے ۲۳؍مارچ کو لجنہ ہال کشن گڑھ میں بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ جلسہ کیا۔ جس میں مکرمہ سلمہ بیگم صاحبہ، پروین برکھا صاحب، رقیہ بانو صاحبہ نے تقریر کی۔ اسی روز لجنہ اور ناصرات کا ایک تفریحی پروگرام کھیلوں کا ہوا جیتنے والی ممبرات لجنہ وناصرات کو انعام دیا گیا۔

کنڈور آندھرا: بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ ہوا جس میں مکرم شیخ بشارت احمد صاحب نے تقریر کی۔

کٹاکشہ پور آندھرا: بعد نماز مغرب وعشاء مکرم قائد صاحب خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم مقامی معلم صاحب نے تقریر کی۔ جلسہ میں بچوں نے ایک ترانہ پڑھا۔

کیرنگ سرکل: جماعت احمدیہ کیرنگ کی جامع مسجد کے علاوہ ۲۴/۲۵ مارچ کو مسجد محمود آباد اور مسجد دار الفضل میں بھی جلسہ یوم مسیح موعودؑ ہوا نیز کیرنگ کے علاوہ خوردہ، نرگاؤں، دسپلّہ اور کھجوری پاڑا میں بھی جلسہ ہوا۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ لجنہ وناصرات الاحمدیہ نے بھی جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا۔

کمیرو پنجاب: جماعت احمدیہ کمیرو نے بعد نماز مغرب وعشاء مکرم انور خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ کیا۔ جس میں مکرم نور جمالی صاحب نے تقریر کی۔

کوٹ کپورہ پنجاب: بعد نماز مغرب وعشاء مکرم دین محمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم محمد امین صاحب نے تقریر کی۔

قادیان : لوکل انجمن احمدیہ کے زیر انتظام مسجد اقصیٰ میں صبح ۹؍بجے زیر صدارت مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم مبشر احمد صاحب عامل، مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ناصر استاذ جامعہ احمدیہ نے تقریر کی۔

لکھنؤ: مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب بھٹی صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم فیروز احمد صاحب نعیم نے تقریر کی۔

لکشمی نارائن دیوپیٹ آندھرا: بعد نماز عشاء مکرم شیخ علی صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم مولوی شیخ رفیق احمد صاحب نے تقریر کی۔

ماتھا ویرج: جماعت احمدیہ ماتھاویرج بلاسپور سرکل مہاراشٹر نے بعد نماز مغرب وعشاء مکرم صدر جماعت صاحب کی زیر صدارت جلسہ کیا۔ جس میں دو معلمین کرام نے تقریر کی غیر از جماعت افراد بھی شامل ہوئے۔

مارکونڈہ پاڑو: جماعت احمدیہ مارکونڈہ پاڑو ویسٹ گوداوری آندھرا نے مکرم شیخ محدود پاشا صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ کیا۔ جس میں عزیز سلمان عزیز، سورت خان، مکرم مولوی یعقوب پاشا صاحب نے تقریر کی۔

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر:18324 مَیں عطاء الرحمٰن شعیب ولد مکرم فضل الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن سورب ڈاکخانہ سورب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : غلام عاصم الدین　　العبد: عطاء الرحمٰن شعیب　　گواہ : طیب احمد خان

وصیت نمبر:18325 مَیں ممتاز احمد صدیقی ولد شیخ محرم علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 49 سال تاریخ بیعت 1985 ساکن گھڑکا ڈاکخانہ گھڑکا ضلع ترنتارن صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک عدد پلاٹ کاہلواں میں ہے قیمت اَسّی ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فرید احمد قریشی　　العبد: ممتاز احمد صدیقی　　گواہ : عطاء العلیم

وصیت نمبر:18326 مَیں امۃ الجمیل سوانہ زوجہ مکرم سید لقمان احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.2.08 صیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر -/71000 روپے بذمہ خاوند۔ زیورات طلائی: ایک عدد چین 10.340 گرام۔ ہار کانٹے دو عدد 41.340 گرام۔ انگوٹھی چار عدد 9.490 گرام۔ کوکے دو عدد 0.350 گرام۔ بالی ایک جوڑی 0.600 گرام۔ کڑے دو عدد 22.840 گرام۔ کل قیمت -/95.000 روپے۔ زیورات نقرئی: ایک عدد سیٹ 188.810 گرام قیمت -/3700 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید لقمان احمد　　الامۃ: امۃ الجمیل سوانہ　　گواہ : سید اعجاز احمد

وصیت نمبر:18327 مَیں خورشید بیگم زوجہ مکرم مجید الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.2.08 صیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر -/10000 روپے بذمہ خاوند۔ زیورات طلائی: ایک عدد انگوٹھی تین گرام۔ بالیاں ایک جوڑی چار گرام۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : حبیب الرحمٰن خان　　الامۃ: خورشید بیگم　　گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18328 مَیں محمد نعیم ناصر ولد مکرم محمد ناصر مودھا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: مکان مع زمین چھ مرلہ قیمت دو لاکھ روپے۔ اس میں حضور کی طرف سے امداد پینتیس ہزار روپے شامل ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد انور احمد　　العبد: محمد نعیم ناصر　　گواہ : عبد الولی

وصیت نمبر:18329 مَیں امۃ الانیس زوجہ مکرم محمد نعیم ناصر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 صیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر -/10000 روپے بذمہ خاوند۔ زیورات طلائی: ہار ایک عدد 9.100 گرام۔ بالیاں چھ جوڑی 14.550 گرام۔ انگوٹھی تین عدد 5.950 گرام۔ نتھ ایک عدد 0.400 گرام۔ کل قیمت چھتیس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.3.08 نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد نعیم ناصر　　الامۃ: امۃ الانیس　　گواہ : محمد انور احمد

وصیت نمبر:18330 مَیں کوثرہ شبنم زوجہ مکرم حبیب الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.1.08 صیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر -/35551 روپے بذمہ خاوند۔ زیورات طلائی: ایک عدد ہار پندرہ گرام۔ گلے کی چین دس گرام۔ کان کی بالیاں دو جوڑی دس گرام۔ چوڑیاں پندرہ گرام۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : حبیب الرحمٰن خان　　الامۃ: کوثرہ شبنم　　گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18331 مَیں امۃ الرشید زوجہ مکرم داؤد کریم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن ساپچی ڈاکخانہ ساپچی ضلع ساپچی صوبہ بھوٹان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.2.08 صیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر -/15501 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی: ایک عدد نتھ ایک گرام۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : حبیب الرحمٰن خان　　الامۃ: امۃ الرشید　　گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18332 مَیں خاتون النساء زوجہ مکرم محمد جمال الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال تاریخ بیعت 1992 ساکن جاگیر گنج ڈاکخانہ پھانسی داوا ضلع دار جلنگ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مولوی محمد علی　　الامۃ: خاتون النساء　　گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18333 مَیں جمیلہ خاتون زوجہ مکرم محمد حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن چامورچی ڈاکخانہ چامورچی ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند پندرہ ہزار دو سو پچاس روپے۔ طلائی زیورات: کان کی بالیاں ڈھائی گرام۔ نتھ ایک گرام۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : حبیب الرحمٰن خان　　الامۃ: جمیلہ خاتون　　گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18334 مَیں قاسم الدین ولد مکرم محی الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ میکانک عمر 35 سال تاریخ بیعت 1988 ساکن جے گاؤں ڈاکخانہ جے گاؤں ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز　　اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ　　**کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ　　گولبازار ربوہ

فون 047-6213649　　047-6215747

مورخہ 26.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک مکان قیمت دولاکھ روپے۔ ایک قطعہ زمین 20×60 قیمت اٹھارہ ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : حبیب الرحمٰن خان　　العبد: قاسم الدین　　گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18335 مَیں مصطفیٰ انصاری ولد مکرم سید انصاری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیور عمر 36 سال تاریخ بیعت 2005 ساکن چامورچی ڈاکخانہ چامورچی ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک مکان جو 80×100 زمین پر بنا ہوا ہے اس کی قیمت پانچ لاکھ روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : حبیب الرحمٰن خان　　العبد: مصطفیٰ انصاری　　گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18336 مَیں منجو بیگم زوجہ مکرم میناج الدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن سلباڑی گھاٹ ڈاکخانہ سوناپور ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند بیس ہزار روپے۔ طلائی زیورات: کان کی بالیاں پانچ گرام۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : حبیب الرحمٰن خان　　الامۃ: منجو بیگم　　گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18337 مَیں ضامنہ خاتون زوجہ مکرم منصور علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال تاریخ بیعت 1988 ساکن جے گاؤں ڈاکخانہ جے گاؤں ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے۔ طلائی زیور: نتھ ایک گرام۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : حبیب الرحمٰن خان　　الامۃ: ضامنہ خاتون　　گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18338 مَیں جہاں نور بیگم زوجہ مکرم مومن الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال تاریخ بیعت 2004 ساکن جے گاؤں ڈاکخانہ جے گاؤں ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند پچیس ہزار سات سو چھیاسی روپے۔ طلائی زیورات: ایک عدد ہار دس گرام۔ کان کی بالیاں اک جوڑی ڈھائی گرام۔ ایک عدد انگوٹھی ڈھائی گرام۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : حبیب الرحمٰن خان　　الامۃ: جہاں نور بیگم　　گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18339 مَیں ناصر احمد شاہ ولد مکرم حبیب اللہ شاہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 49 سال تاریخ بیعت 1988 ساکن گینٹک ڈاکخانہ گینٹک ضلع گینٹک صوبہ سکم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: گینگٹاک بازار میں ایک دوکان ہے جس کی موجودہ قیمت چھ لاکھ روپے ہوگی۔ اس کے علاوہ جے گاؤں میں ایک زمین جس کا رقبہ 2300 سکوائر فٹ ہے قیمت ستّر ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/20000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : حبیب الرحمٰن خان　　العبد: ناصر احمد شاہ　　گوا: شیخ محمد علی

وصیت نمبر:18340 مَیں امین الرحمٰن ولد مکرم عبد القادر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال تاریخ بیعت 1987 ساکن جے گاؤں ڈاکخانہ جے گاؤں ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: میری ذاتی جائیداد تین کٹھہ زمین ہے جو میرے نام ہی ہے اس پر میری والدہ صاحبہ نے اپنے پیسوں کا مکان بنایا ہے۔ زمین کی قیمت چالیس ہزار روپے ہوگی۔ آبائی زمین چھبیس سو سکوائر فٹ ہے جو تین بھائی بہن اور والدہ میں مشترک ہے اس کی قیمت ایک لاکھ روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3878 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ محمد علی　　العبد: امین الرحمٰن　　گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18341 مَیں عمر علی احمد ولد مکرم حضرت علی احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن ٹنگناماری ڈاکخانہ ابھیاپوری ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: آٹھ ڈسمل زمین پر ایک مکان قیمت تین لاکھ روپے۔ آبائی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ محمد علی　　العبد: عمر علی احمد　　گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18342 مَیں امجد حسین ولد مکرم نشاط اللہ منشی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن ہلڑی گنج ڈاکخانہ ہلڑی گنج ضلع ویسٹ گارو ہلز صوبہ میگھالیہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک مکان کچا جو سسر کی زمین پر بنا ہوا ہے کچے مکان کی قیمت پچاس ہزار روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3496 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : امان علی　　العبد: امجد حسین　　گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18343 مَیں عثمان غنی ولد مکرم حکیم الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن شیدا باڑی ڈاکخانہ بہتی ضلع گوالپاڑہ صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زمین پندرہ کٹھہ قیمت تیس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبد الواحد　　العبد: عثمان غنی　　گواہ : شکور عالم

☆☆☆☆

ارشاد نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 58 Thursday 23th July 2009 Issue No. 30

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

مہمان کی فوری خاطرو مدارات کرنا اور اپنے وسائل کے لحاظ سے بہترین خاطر کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۷؍جولائی ۲۰۰۹ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔ یوکے

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمانوں کی خدمت کی مثال دے کر ہمیں بتایا گیا ہے کہ تم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہو تمہارے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے اور دعا دینے کے معیار بہتر ہونے چاہئیں ایک دوسرے سے بڑھ کر دعا دو تاکہ مہمان کو یہ احساس ہو کہ میرے آنے سے میزبان کو خوشی ہوئی ہے اور دوسری بات یہ کہ کس طرح انہوں نے فوری طور پر مہمانوں کی مہمان نوازی کی تیاری شروع کر دی۔ اس کا اللہ تعالیٰ نے بھی ذکر فرمایا ہے۔

حضور نے فرمایا مہمان کی فوری خاطرو مدارات کرنا اور اپنے وسائل کے لحاظ سے بہترین خاطر کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے۔ فرمایا جہاں مہمان نوازی کا ذکر کر کے ایک اعلیٰ وصف کو بیان کیا گیا ہے کہ باوجود اس کے کہ حضرت ابراہیم ان لوگوں سے واقف نہیں تھے لیکن چونکہ اس جنگل میں سفر کرنے والے اور مسافر تھے ان کو احساس ہوا کہ بشری تقاضے کے مطابق بھوک بھی محسوس کر رہے ہونگے اس لئے آپ نے فوراً اسی خیال سے بغیر کسی سوال کے کہ کھائیں گے یا نہیں کھائیں گے ضرورت ہے یا نہیں۔ ان کی مہمان نوازی کرنے میں مصروف ہوگئے۔

فرمایا یہ وصف ایسا ہے جو خدا کو پسند ہے اور اسلام کا بھی یہ خاصہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے پہلے ہی اس وصف سے اتنے زیادہ متصف تھے کہ یہ آپ کا امتیازی نشان تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان نوازی کرنا ایک خاص شان رکھتا تھا جب آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو بڑی گھبراہٹ سے گھر تشریف لائے حضرت خدیجہ کے سامنے وحی نازل ہونے کا ذکر بھی کیا تو حضرت خدیجہؓ نے آپ کو جو تسلی کے الفاظ کہے وہ یہ تھے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ رشتہ داری کا پاس رکھتے ہیں لوگوں کا بوجھ اپنے اوپر لیتے ہیں اور وہ اخلاق حمیدہ جو دنیا سے ختم ہو چکے ہیں ان کو قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور مہمان نوازی کرتے ہیں مصیبت زدوں کی مدد اور حمایت کرتے ہیں ان اوصاف کے مالک کو خدا کس طرح ضائع کر سکتا ہے۔

ان تمام اعلیٰ اوصاف کے ساتھ مہمان نوازی کا ذکر کرنا یقیناً اس بات کی تصدیق ہے کہ آپ کی مہمان نوازی کا معیار اس قدر بلند تھا کہ دوسروں کے مقابلے میں ایک امتیازی شان رکھتا تھا اور نبوت کے دعوے کے بعد یہ مہمان نوازی ایک ایسی اعلیٰ شان رکھتی تھی کہ اس کی مثال کوئی نہیں اس بارہ میں آپ کے اسوہ حسنہ کو دیکھیں تو وہاں یہ نہیں کہ سلامتی بھیجنے کی باتیں ہو رہی ہیں بلکہ کھانے پینے اور مہمان نوازی کے علاوہ بھی ایسے ایسے واقعات ملتے ہیں جن کے معیار اعلیٰ ترین بلندیوں کو چھو رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا آپؐ کے اسوہ حسنہ کی چند مثالیں پیش کروں گا آپؐ نے صرف مہمان کو کھانے کے انتظام کرنے کی عزت ہی نہیں بخشی بلکہ مہمان کے جذبات کا خیال بھی رکھا اس کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا خیال بھی رکھا اس کے لئے قربانی کرتے ہوئے بہتر سہولیات اور کھانے کا انتظام بھی کیا۔ اس کے لئے خاص طور پر اپنے ماننے والوں کو تلقین بھی کی ہے کہ یہ اعلیٰ معیار ہیں جو میں نے قائم کئے ہیں یہ میرا اسوہ اس تعلیم کے مطابق ہے جو خدا تعالیٰ نے مجھ پر اتاری ہے۔ تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تو تمہارا یہ عمل ہونا چاہئے تمہیں اگر مجھ سے محبت کا دعویٰ ہے تو اس محبت کے تعلق کی وجہ سے میری پیروی کرو اور یہ مہمان نوازی اور خدمت بغیر کسی تکلف، بدلے، کسی تعریف کے ہو اور خالصتاً اس لئے ہو کہ خدا تعالیٰ نے یہ اعلیٰ اخلاق اپنانے کا حکم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہی ہمارا مطلوب و مقصود ہونا چاہئے۔

فرمایا ایک حدیث میں آتا ہے کہ پہلے دن مہمان کی خوب خاطر و مدارات کرو اور تین دن تک عام مہمان نوازی ہونی چاہئے اور یہ مہمان کا حق ہے اور فرمایا کہ اگر تمہیں اللہ اور یوم آخرت پر ایمان ہے تو پھر مہمان کی عزت و تکریم کرو۔ مہمان نوازی بھی ایک اعلیٰ خلق ہے جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ خود دیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک کافر آپ کے پاس مہمان ٹھہرا آپؐ نے اس کی ضرورت کے مطابق اسے پوری خوراک مہیّا کی تو اس نے آپ کے حسن خلق کو دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے ایک یہودی مہمان کی مہمان نوازی اور اس کے بستر گندا کرنے کا ذکر فرمایا جسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے صاف کیا۔

فرمایا: بخاری کی ایک روایت ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی قوت قدسی سے جو عظیم انقلاب آپ کے صحابہ میں پیدا ہوا وہ بھی سنہری حروف میں لکھا جانے والا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر حضورؐ کے پاس آیا آپ نے کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ جواب آیا کہ آج پانی کے سوا گھر میں کچھ نہیں اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا ایک انصاری نے عرض کیا حضور میں انتظام کرتا ہوں چنانچہ وہ گھر گیا اور بیوی سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر کا انتظام کرو بیوی نے جواب دیا آج گھر میں صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے انصاری نے کہا کہ اچھا کھانا تیار کرو پھر چراغ جلاؤ جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو انہیں سلا دو چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا اور چراغ جلایا اور بچوں کو بھوکا سلا دیا پھر چراغ درست کرنے کے بہانے چراغ بجھا دیا پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھ کر کھانے کی آوازیں نکالتے رہے مہمان سمجھا میرے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ بھوکے سو گئے۔ صبح جب انصاری حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنسا۔ اس موقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یعنی کچھ لوگ ہیں جو اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ وہ خود ضرورت مند ہیں وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گروپ ایسے مہمانوں کا تھا جو مستقل آپ کے در پر پڑے رہتے تھے صرف اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات سننے سے رہ نہ جائے اور یہ ان کا امت پر اور ہم پر احسان ہے کہ اس حالت میں رہ کر ہم تک روایات اور احادیث پہنچائیں۔ اسی ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے بعض اور ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

حضور انور نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ایسے لوگ بھی تھے جن پر فاقے آئے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے در کو نہ چھوڑا اور امت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات جمع کیں۔ سیدنا حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان نوازی کے تعلق سے بیش قیمت ارشادات پیش کر کے احباب جماعت کو مہمان نوازی کے اعلیٰ خلق کو اپنانے اور جلسہ سالانہ یوکے پر آنے والے مہمانوں کی خدمت کی تلقین فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ کے آخر میں دو مرحومین کا ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے۔ آمین